قیمت فی پرچہ چار (۴) آنے

الحافظ

نمبر ۸

۱۹۲۷ء مطابق ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

الحافظ

شیعہ مدرسۃ الحفاظ لاہور کا ماہوار علمی رسالہ

زیر حمایت شمس العلماء سرکار حجۃ الاسلام اعلیٰ حائری مجتہد پنجاب مدظلہم العالی

مدیر

ایم۔ ایم عبداللہ

جماعت شرعی

بنارس ... حاذق حکیم

عالی جناب حاج الحرمین الشریفین حضرت ... امین الملک مولانا عرشی صاحب قبلہ دام ظلہ کی کتاب ... اور اس کے جواب ...

... جناب مولانا مولوی حاجی مرزا احمد ...

... نے مفاتیح البرکات تحریر فرمایا ہے۔ اس ... نہ صرف شوائظ ہی کا جواب دیا ہے بلکہ ... کے دلائل کو اور بھی قوت دیدی گئی ہے۔ نہایت قابل دید کتاب ہے۔ ضرور منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

قیمت فی جلد صرف ۱۲

ایلیمنٹ مذہبی ... کتاب

... بہت ہی اضافہ کیساتھ شائع ہوئی ہے۔ گویا پہلے ... نسبت دو گنی ہو گئی ہے اور ڈاکٹر نور حسین صاحب ... کتاب ہذا کا فوٹو بھی دیا گیا ہے۔ اس کا مضمون ... کے نام ہی سے ظاہر ہے۔ زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں آپ خود منگا کر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ لکھائی ... نہایت اعلیٰ۔

قیمت فی جلد صرف۔ ایک روپیہ
علاوہ محصول ڈاک

نوٹ :۔ آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ اور ... کا ٹکٹ بھیج کر فہرست کتب مفت طلب فرماویں۔

نماز اثنا عشری با ترجمہ مع اصول دین

تمام واجب نمازوں کے مفصل احکام۔ اصول دین فروع دین وغیرہ وغیرہ درج کیے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۲

کشف ...

... مضمون ... [illegible] ... میں ثابت کیا ہے کہ مذہب ... ایک پولیٹیکل پارٹی ہے ... اعلیٰ درجہ کی خوش ... صرف شیعہ مذہب ہے صفحہ ۳۸۹ سے ... البواسیر کو ... دیتے ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام ملائکہ سے افضل ... کیساتھ المقدس حضرت کا خانہ کعبہ سے افضل ہے نیز اس میں مصنف ... کا فوٹو بھی دیا گیا ہے۔ باوجود اس کے مضامین زیادہ ہونے کے اور لکھائی چھپائی و کاغذ سابقہ ایڈیشنوں سے بدرجہا بہتر ہونے کے قیمت پھر بھی وہی سابقہ یعنی بلا جلد ۱۲ ... مجلد ولایتی ... علاوہ محصول ڈاک۔

ذبیح نینوا

مصنفہ عالی جناب ... السید محمد ابو جعفر صاحب نقوی امروہوی۔ اس میں اسباب شہادت شہید اسلام پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے اور میدان کربلا کے دلخراش واقعات کو پردرد لہجہ میں بیان کیا گیا ہے۔ گویا موالیان حسین مظلوم کے روبرو کربلا کا نقشہ رکھا ہوا نظر آتا ہے۔ اور جن وجوہات کی بدولت جناب مظلوم کربلا نے ناقابل برداشت اذیتیں اٹھا کر اپنی اور اپنے اعزا کی شہادت قبول فرمائی ہے بدلائل فلسفیانہ طور پر واضح کی گئی ہے۔ قابل دید رسالہ ہے۔ اور امید ہے کہ محبان سید ابرار اس گوہر آبدار کی قدر کریں گے اور فوراً آرڈر بھیجکر رسالہ ہذا طلب فرماویں گے۔

قیمت فی جلد صرف ۸ ر

مشتہر۔ منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور مغل حویلی

الحافظ

قیمت سالانہ دو روپے آٹھ آنے ۲/۸

قیمت فی پرچہ چار آنے ۴/

جلد سوم | بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۶ء مطابق ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ | نمبر ۸

باب الفتاوی

سوال۔ زید نے ایک بت پرست کافرہ عورت سے جو شوہر دار ہے زنا کیا۔ اب اس کا شوہر وہ بھی بت پرست تھا فوت ہو چکا ہے۔ اور وہ عورت اب اسلام میں داخل ہوئی ہے۔ کیا زید زانی کے لئے اب اسکے ساتھ نکاح کرنا جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اور اگر کسی اہل کتاب شوہر دار عورت سے زناء کیا ہو تو بعد وفات شوہر اسلام اختیار کرنے پر زید زانی اس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا وتوجروا

الجواب۔ دراصل ذات البعل عورت کیساتھ زناء کرنے میں حرمت ابدی نکاح کا حکم۔ زانی کے ساتھ شرعاً مساوی ثابت ہے۔ خواہ مسلمہ سے زناء کیا ہو یا کتابیہ سے یا بت پرست شوہر دار سے اس زانیہ اور زانی کا نکاح آپس میں حرام ابدی ہے۔ وہو العالم

سوال۔ ایک شخص جلکر مر گیا ہے اور اس کو غسل میت دینے سے تمام بدن کا پوست اتر جانے کا یقین ہے ایسی صورت میں اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب۔ صورت مرقومہ میں ایسی میت سوختہ سے غسل ساقط ہے۔ لیکن تینوں غسلوں کے عوض اس کو تین تیمم دیئے جانے واجب ہیں۔ ایک تیمم بعوض غسل سدر دوم بعوض غسل کافور سیم بعوض غسل خالص بس۔ کافی ہے وہو العالم۔

سوال۔ زید نے زینب کے ہمراہ صیغہ متعہ کیا اور مدت ختم ہونے پر اب زید کا ارادہ ہے کہ اپنی سابقہ ممتوعہ کی ہمشیرہ ہندہ کیساتھ متعہ کرے اس میں شرعاً کوئی مضائقہ تو نہیں ہے۔ بینوا وتوجروا

الجواب۔ جب زینب کے متعہ کی مدت ختم ہو چکی ہے تو وہ اب زوجیت زید سے خارج ہے۔ اس لئے زینب کی ہمشیرہ ہندہ سے اب زید متعہ کر سکتا ہے۔ وہو العالم۔

سوال۔ ہندہ نے حرام سے بچہ جنا اور ایک دوسرے لڑکے کو جو حلال زادہ ہے ہندہ نے وہ زنا کا دودھ پلایا ارشاد فرمائیں کہ اس دودھ کے پینے سے رضاعت شرعی ثابت ہو گی یا نہیں۔

الجواب۔ زناء کا دودھ کسی حلال زادے کو پلانا مکروہ ہے اور اس دودھ کے پینے سے رضاعت شرعی ثابت نہیں ہوتی۔ وہو العالم

منقہ خادم الشریعۃ المطہرہ:۔ علی الحائری

شذرات

ناکردہ گناہ مقتولین تیراہ کا قابل توجّہ واقعہ ہائلہ

علاقہ تیراہ یاغستان میں واقع ہے۔ وہاں کے باشندے مطلق العنان سمجھے جاتے ہیں۔ ایسے لوگ بکثرت وہاں موجود ہیں جو بوجہ جہالت کے نہ کسی قانون کے پابند ہیں اسلام و قرآن کے تابع۔ نام کے مسلمان کام کے بے ایمان۔ لٹیرے رہزن ہندو اور مسلمان دونوں کو لوٹنے پر ان کا گذارہ ہے۔ انہیں میں سے ملا محمود آخونزادہ نے محض طمع مال دنیا کے لئے ایک ہزار نفوس شیعہ اور ۰۰۷ نفوس سنت جماعت کا خون کر کے اسلام کو اس مصیبت اور ابتلا عظیم کے زمانہ میں ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ اور مظلوم شیعوں کو بے خانماں کر کے ان کے ننگ و ناموس کو اسیر کر لیا ہے۔ اور ان کا مال و زر سب لوٹ لیا اور مکانوں کو آگ لگا کر جلا دیا ہے۔ ان کی سرسبز و شاداب زمینیں اپنے تصرف میں لا کر ایک ریاست کا مالک غاصب بن بیٹھا ہے۔ ان مظلوم شیعوں کا ایک بے خانماں گروہ بکمال بے سروسامانی کوہ اور دہات سرحد کوہاٹ میں ایام بسر کرتا ہے۔ کہاں ہیں اب حامیان اتفاق و اتحاد کم از کم وہ تمام علماء سنی و شیعہ سے اخونزادہ خونخوار کے اس ناہنجار رویہ کے متعلق استفتاء کریں۔ کہ ۰۰۷ ا ناکردہ گناہ نفوس اسلامیہ کو قتل کروانے والے ملا محمود اخونزادہ کے متعلق شریعت اسلامیہ کیا فتویٰ دیتی ہے۔ ہندوستان بھر کے مسلمانوں کو اب لازم ہے کہ اپنے اپنے شہر کے علماء اور مفتیوں سے فتویٰ حاصل کر کے حکم شرعی کو بذریعہ اشتہارات طبع اور شائع کر دیں تاکہ خصوصاً مسلمانان یاغستان اخونزادہ کے اس ناشدنی اور بدنام کنندہ اسلام عمل سے واقف ہو کر اس کو مناسب گوشمالی کر سکیں اور اس کے دیگر ہم مشرب خونخوار لٹیرے آئیندہ ایسی جرأت اور جسارت کرنے سے محترز رہیں۔

ہمارے نزدیک مذکورہ "تدبیر" احسن اور بہت کامیاب ثابت ہو گی اور یقیناً جلسوں میں محض نفرت کے ریزولیوشن پاس کرنے سے یہ بہت زیادہ مفید ثابت ہو گی۔ کیونکہ ہماری اس مذکورہ تدبیر کا نتیجہ بعد از طبع و نشر ملا محمود اخونزادہ اور اس کے چیلے مریدوں کی گوشمالی کی صورت میں ضرور معلوم ہو سکیگا۔ خالی جلسوں اور ریزولیوشنوں کا پاس ہونا اس کے لئے ایک غیر علاقہ میں چنداں مفید اور نتیجہ خیز امر ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس لیے جہاں تک جلد ممکن ہو سکے علمائے فریقین سے فتوے حاصل کر کے شائع کئے جائیں یا دفتر پنجاب شیعہ مشن لاہور میں بھیجدیئے جائیں۔ سکرٹری صاحب بصورت مجموعہ طباعت کا انتظام کر دینگے۔

دوسرا امر اشد ضروری یہ ہے کہ ہر شہر قصبہ۔ پرگنہ اور گاؤں میں ان مقتولین کے ہزاروں لاوارث یتیموں۔ بیواؤں۔ بچوں اور زندہ مجروحوں کے لئے فوراً ایک کمیٹی کے ماتحت فہرست چندہ کھول دینی چاہیئے اور پہلی فرصت میں چندہ کے کام کو انجام دینا چاہئے۔ کیونکہ ان کے یتیم اور بیوہ اور مجروح مظلومین بالکل بے سروسامانی کے ساتھ کوہ اور دہات کوہاٹ میں زیر حمایت دولت برطانیہ عظمے اوقات بسری کر رہے ہیں۔ تمام

چندہ کی رقوم بنام سیکرٹری صاحب پنجاب شیعہ مشن لاہور۔ موچی دروازہ کے پتہ سے پہنچنی چاہئے۔ جناب شمس العلماء صدر الشریعہ سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ مجتہد کی معرفت یہ رقوم ان لاوارثوں کے لئے روانہ کی جائے گی۔ اعانت الیتامیٰ میں حصہ لو۔ کیونکہ الفضل اللہ بننے کا فخر حاصل کرنے کا یہی وقت ہے ؎

غافل مشو گر عاقلی دریاب گر صاحبدلی ٭ شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

مدیر۔ الیس اللہ بکاف عبدہٗ

خواہ مخواہ چودھری

جب سے علاقہ تیراہ میں شیعہ اور سنی فساد ہوا ہے کوئی صاحب یوسف علی نام خلیفہ قادیان کو "مان نہ مان میں تیرا مہمان" اس معاملہ میں خواہ مخواہ کا چودھری بنانے کی کوشش کر رہا ہے اور ان کی طرف سے معززین فریقین کے نام چٹھیاں بطور نصیحت نامہ کے بھیجی جا رہی ہیں۔ درانحالیکہ دونوں فریق شیعہ اور سنیوں کے نزدیک قادیان کے اس خلیفہ و نائب اور منیب کی جو کچھ بھی مذہبی پوزیشن ہے وہ خود ان سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اندریں صورت وہ خود سمجھ لیں کہ معاذ اللہ "عیسیٰ کجا است تا بہند پا بسرم"۔ اور "صد حسین است در گریبانم" کا دعویٰ کرنے والے کس منہ سے آج نصیحت نامہ لکھ رہے ہیں اور ان ہتکین عزت انبیاء معصومین و ائمہ طاہرین علیہم السلام کا یہ نصیحت نامہ مسلمانوں اور غلامان حسین علیہ السلام پر کیا اثر کر سکتا ہے۔ ان کو واضح ہونا چاہیئے کہ علاقہ تیراہ کے شیعہ اور سنیوں کا یہ فساد کوئی نئی بات نہیں ہے۔ وہ آپس میں سب ایک ہیں اور ان کے خاندانوں میں قرابت اور رشتہ داریاں قدیم سے چلی آتی ہیں۔ وہ تم جیسے اغیار اور اسلام کو بدنام کنندوں کے محتاج نصیحت نہیں ہیں۔ عطاء شما بلقاء شما کے مصداق پر یہ آپ کا نصیحت نامہ واپس حاضر خدمت ہے۔ ناجائز مفاد حاصل کرنے کے لئے آئیندہ ایسی جرأت نہ کیا کریں۔ شیعہ سنی آپ کی جماعت کو مذہبی عقائد میں جو کچھ سمجھ چکے ہیں۔ آپ کی ان چالوں سے اس میں تغیر اور زوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ نہ آپ ان کے نزدیک ان معتبرین میں شمار ہو سکتے ہیں۔ جن کی نصیحت ان پر کارگر ہو سکے ٭

(مدیر)

فیصلہ قضیہ خاندان قزلباش لاہور

آنریبل مسٹر جسٹس پولن جج عدالت عالیہ چیفکورٹ اودھ نے اس ابتدائی مقدمہ دیوانی کے متعلق جو عرصہ سے خان بہادر نواب محمد علی خان صاحب قزلباش سی۔ ایس۔ آئی (مدعی) اور سردار نثار علی خان قزلباش

(مدعا علیہ) کے درمیان دربارہ وراثت وجانشینی تعلقہ نواب گنج علی آباد واقعہ بہرائچ اور ریاست علی رضا آباد واقعہ لاہور نیز بابت تولیت اوقاف ناصریہ جاری تھا آج بتاریخ ۵ ستمبر ۱۹۲۷ء کو اپنا طویل اور فاضلانہ فیصلہ سنا دیا فاضل جج نے تمام تعلقہ و ریاست و اوقاف مذکور کا فیصلہ بحق خان بہادر نواب محمد علی خان صاحب فرما دیا۔ نیز تعلقہ مذکور کی جمع شدہ آمدنی جو کئی لاکھ روپیہ تھی۔ معہ واصلات ریاست علی رضا آباد از ابتدائے تاریخ وفات نواب سر فتح علی خان مرحوم تا تاریخ اجرا اور مصارف مقدمہ مذکور کی ڈگری بھی ان کے حق میں عطا کر دی۔

خان بہادر نواب محمد علی خان صاحب اپنے والد ماجد نواب ناصر علی خان صاحب مرحوم کی ہر دو رجسٹری شدہ وصیت ہائے مؤرخہ ۱۵۔ جولائی ۱۸۹۶ء و وقف نامہ ناصریہ ۱۸۹۲ء کی رُو سے نواب سر فتح علی خان مرحوم کی جانشینی نیز اوقاف ناصریہ مذکور کے متولی ہونے کے دعویدار تھے۔ سردار نثار علی خان نواب سر فتح علی خان مرحوم کے فرزند ہونے کی حیثیت سے جائداد مذکورہ کی وراثت کے مدعی تھے۔ امر متنازعہ فیہ یہ تھا۔ کہ آیا وصیت ہائے مذکورہ کی رو سے نواب سر فتح علی خان مرحوم کو ملک کاملہ حاصل تھی یا محض حق عین حیاتی۔ اور آیا وصیت متعلقہ جائداد پنجاب سند سلطانی کی رو سے جائز تھی یا نہیں۔

مدعی کی طرف سے مسٹر نعمت اللہ ایل۔ ایم۔ سی ایڈوکیٹ اور مدعا علیہ کی طرف سے مسٹر بشیشر ناتھ سری واستو ایڈوکیٹ نے تقریباً تین ہفتہ تک بحث کی۔

مدعی کی طرف سے بہت سے نامور حضرات شہادت میں پیش ہوئے۔ چنانچہ جن میں سے ہز ایکسیلنسی سر مان ٹیگو ٹبلر بہادر گورنر ممالک متوسط و برار و دیوان بہادر راجہ سر دیا کشن کول صاحب کے۔ بی۔ ای۔ سی آئی۔ ای چیف منسٹر ریاست پٹیالہ۔ رائے بہادر راجہ سر ہری کشن کول سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای سابق کمشنر پنجاب حال دیوان ریاست بھرتپور۔ آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرنداس صاحب۔ سی آئی۔ ای ممبر کونسل آف سٹیٹ۔ میجر نواب سر خدا بخش صاحب ٹوانہ و نواب سر ذوالفقار علی خان صاحب و بریگیڈیر جنرل محمد افضل خان صاحب قزلباش سی آئی۔ ای قابل ذکر ہیں۔ اور مدعا علیہ کے گواہان میں سر مسٹر ہیلی فکس سابق فنانشل کمشنر پنجاب و مسٹر بیون پٹمین بیرسٹرایٹ لا شملہ ہیں۔

آج بعد اطلاع یابی فیصلہ آنریبل مسٹر جسٹس پولن خان بہادر نواب محمد علی خان صاحب اپنی ریاست علی رضا آباد میں تشریف لے گئے اور تمام مزارعان و رعایا نے حسب دستور نذرانے پیش کئے اور ان کے حق میں پٹہ جات تحریر کر دیئے۔ اس فیصلہ سے عامۃ الناس کو بہت مسرت اور اطمینان حاصل ہوا ہے۔ شہر کے مختلف مقامات پر گولے اور آتشبازی چھوڑی گئی اور سادات کو چراغان کیا گیا۔ ہر طبقہ اور مذہب کے اصحاب نواب صاحب ممدوح کو مبارکباد دینے کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔

(مدیر)

ناظرین الحافظ { خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ بصورت دیگر عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

(مینیجر)

نقل ریزولیوشن انجمن الغربا شیعہ نور پور

مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۷ء اجلاس بہ صدارت مولوی احمد علی صاحب نبتی پریذیڈنٹ منعقد ہوا۔ انجمن عالی جناب سرکار نواب محمد علی خان صاحب رئیس اعظم پنجاب کی کامیابی پر اظہار مسرت کرتی ہے۔ اور باتفاق رائے یہ تجویز ہوا کہ ایک تہنیت نامہ حضور نواب صاحب ممدوح کی خدمت میں روانہ کیا جاوے اور انعقاد مجلس و اظہار مسرت کی نسبت پرچہ الحافظ قومی آرگن میں اس کی ایک نقل روانہ کی جاوے۔

محمد رمضان علی وائس پریذیڈنٹ انجمن الغربا شیعہ نور پور

انجمن شیعہ اثنا عشریہ سیالکوٹ کا جلسہ مبارکباد

۱۲ ستمبر ۱۹۲۷ء بوقت ۹ بجے صبح "انجمن شیعہ اثنا عشریہ سیالکوٹ" کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت جناب السید عنایت علی شاہ صاحب نقوی البخاری ایڈیٹر اخبار "در نجف" و صدر انجمن ہذا منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش ہو کر پاس ہوئے:۔

۱۔ انجمن کا یہ جلسہ بکمال مسرت و شادمانی جناب معلیٰ القاب خان بہادر نواب محمد علی خان صاحب قزلباش سی۔ ایس۔ آئی کی خدمت میں فیصلہ مقدمہ "حق بحقدار رسید" پر ہدیۂ تہنیت و مبارکباد پیش کرتا ہے۔

۲۔ قرار پایا کہ اس ریزولیوشن کی ایک نقل بذریعہ تار نواب صاحب بہادر ممدوح الصدر کی خدمت عالیہ میں روانہ کی جائے۔

(خاکسار سید طالب علی شاہ سکرٹری انجمن ہذا)

مومنین شہر منٹگمری کا شاندار جلسہ

۵ ستمبر ۱۹۲۷ء کو شیعیان منٹگمری کا جلسہ بصدارت جناب آغا برکت علی خان صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل و میونسپل کمشنر منٹگمری منعقد ہوا جس میں آقا السید مرتضیٰ شاہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس نے پر زور تقریر میں اس بزرگ خاندان قزلباش سرکار نواب محمد علی خان صاحب سی۔ ایس۔ آئی کے تاریخی اور خاندانی حالات۔ ان کی مذہبی انہماک اور شان عظمت سے مومنین کو مسرور فرمایا اور حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق پاس ہوئے:۔

۱۔ یہ جلسہ سرکار نواب محمد علی خان صاحب قزلباش سی۔ ایس۔ آئی کی خدمت میں اس شاندار کامیابی پر ہدیہ تہنیت پیش کرتا ہے۔ اور اسے قومی و دینی کامیابی تصور کرتا ہے۔

محرک:۔ آقا سید مرتضیٰ شاہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس منٹگمری۔

مؤید:۔ شیخ اصغر علی صاحب سب انسپکٹر پولیس۔

۲۔ یہ کہ شیعیان منٹگمری کا یہ جلسہ مسٹر جسٹس پولن صاحب بہادر جج چیفکورٹ اودھ کے فاضلانہ اور منصفانہ فیصلہ کو کمال استحسان کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے دل سے قدر کرتا ہے۔ کہ انہوں نے حق بحق دار پہنچانے میں شیعہ قوم کو گرویدہ احسان بنالیا ہے جس کے لئے یہ جلسہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

محرک آغا امتیاز علی خان صاحب رئیس۔ مؤید:۔ منشی علیم الدین صاحب عطیہ ومتولی امام باڑہ

بعدہٗ جلسہ دعا اور صاحب صدر کے شکریہ پر ختم ہوا۔

دوسرے روز انجمن اصغریہ کا اجلاس اسی مبارک تقریب پر ہوا۔ جس میں بچوں کی تواضع شربت برف اور مٹھائی سے کی گئی۔ گویا اس خوشی میں جمیع صغیر و کبیر صدق دل سے شامل ہوئے۔

خادم:۔ سید ولادر حسین ہمدانی۔ سکرٹری انجمن امامیہ منٹگمری

کھلی چھٹی بنام ایڈیٹر الحافظ

السلام علیکم۔ جناب نے جو رسالہ مسلم ریویو پر نوٹ دیا ہے۔ اس کے متعلق گذارش ہے کہ واقعی اس رسالہ کو کارآمد بنانے کے لئے اور اس کو ترقی دینے کے لئے ہم لوگوں کو دل و جان سے کوشش کرنا چاہیئے۔

اس کا زیر سرپرستی جناب شمس العلماء مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ مدظلہ نکلنا اور اس کی تعریف میں آپ حضرات کا اپنے رسالوں اور اخباروں میں نوٹ دینا پبلک کے وثوق اور اطمینان کے لئے کافی ضمانت ہے۔ لیکن دوست وہ ہے جو دوست کو اس کے عیب پر متنبہ کردے۔ اس لئے سچی بہی خواہی اس رسالہ کی یہی ہے کہ اس کے نقائص کو بھی ظاہر کردیا جائے تاکہ اس کے ذمہ داران آئیندہ احتیاط سے کام لیں۔ چنانچہ جناب شمس العلماء مدظلہ کو بھی اطلاع دے دی گئی ہے۔ اور جناب کی توجہ بھی خاص ایڈیٹر مسلم ریویو کے اس فقرہ کی جانب دلاتا ہوں۔ جس سے انہوں نے مذہب اثنا عشری کا خاتمہ کردیا اور آپ حضرات کا نوٹ ان کی قابلیت کی تعریف میں اور بھی اس کی تائید کر رہا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ چونکہ رسالہ انگریزی میں تھا۔ قبلہ و کعبہ نے ملاحظہ نہ فرمایا اور آپ حضرات نے بھی مضامین پر توجہ نہیں کیا۔ صرف رسالہ کی شکل اور مقام اشاعت پر اعتماد کرکے نوٹ لکھدیا۔ ملاحظہ فرمائیے۔ رسالہ مسلم ریویو نمبر ۱ جلد ۱ یعنے نمونہ کے پرچہ میں صفحہ ۱۴ پر جناب امام حسن علیہ السلام کی صلح کے متعلق ایڈیٹر مسلم ریویو لکھتے ہیں کہ امام حسنؑ کو جیسے ہی اپنے جدامجد کی یہ حدیث یاد آگئی کہ میعاد خلافت صرف تیس برس ہے فوراً حضرت خلافت سے دست بردار

ہو گئے اور صلح کر لی۔ حالانکہ یہ حدیث تمام تر موضوع ہے مطلقاً قابل اعتماد نہیں ہے۔ کیونکہ اولاً خود متن حدیث میں تناقض ہے بعض محدثین نے ۳۰ برس۔ بعض نے ۳۵ برس بعض نے ۳۶ برس اور بعض نے ۳۷ برس لکھا ہے (ملاحظہ ہو ازالۃ الخفا صفحہ ۱۲۳) یہ پیشینگوئی ایسا چیستان ہے کہ جس کے حل کرنے میں علمائے اہلسنت بھی غلطاں و پیچاں نظر آتے ہیں اور اس کو مدت خلافت خلفائے ثلاثہ سے منطبق کرنے کے لئے بعض ابوبکر کی خلافت دو برس۔ بعض دو برس تین مہینے آٹھ یوم۔ بعض دو برس تین مہینے دس رات۔ بعض دو برس تین مہینوں سے چار یا پانچ راتیں کم گنتے ہیں۔ علیٰ ہذا عمر کی خلافت کا زمانہ بعض دس برس۔ بعض دس برس سات مہینے پانچ شب بعض دس برس چھ مہینے آٹھ یوم۔ بعض دس برس چھ مہینے پانچ راتیں اور بعض تیرہ راتیں قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح عثمان کی خلافت بعض بارہ برس۔ بعض بارہ برس سے بارہ دن کم۔ بعض گیارہ برس گیارہ مہینے چودہ روز شمار کرتے ہیں۔ اور باوجودیکہ حضرت علیؑ کی نسبت خود لکھتے ہیں کہ خلافت الیشان انتظام نیافت تیس برس پورا کرنے کے لئے حضرت کو بھی خلفاء میں شامل کر لیتے ہیں مگر مدت خلافت کبھی حضرت کی شہادت کے وقت تک اور کبھی واقعہ حکمین تک شمار کرتے ہیں اور جب دیکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی شہادت تک بھی حساب کرنے سے تیس برس پورے نہیں ہوتے تو بقیہ زمانہ کے لئے حضرت امام حسن علیہ السلام کو بھی شامل کر لیتے ہیں۔ کبھی ان حدیثوں کو پس پشت ڈالکر کہتے ہیں کہ بموت حضرت عثمان خلافت خاصہ منقطع گشت (دیکھو ازالۃ الخفا صفحہ ۲۹) اور خلافت کو تین پر ختم کر دیتے ہیں۔ علاوہ اس کے یہ حدیث جس میں مدت خلافت تیس برس یا ۳۵ برس یا ۳۶ برس یا ۳۷ برس بیان کی گئی ہے آنحضرت صلعم کی اس مشہور و معروف حدیث مقبولۂ فریقین کے بھی خلاف ہے۔ جس میں آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ہمارے بعد بارہ خلیفہ ہونگے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو اور آخر ان کا مہدی ہوگا اور حضرت کے اس ارشاد سے کہ لا یزال ھذا الدین عزیزاً منیعاً الیٰ اثنا عشر خلیفۃ۔ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ بارہوں خلفا آپ کی صنف کے ہونگے۔ نہ یہ کہ تین یا چار راشدین ہونگے اور باقی غیر راشدین یا بادشاہ۔ راشدین کی ضرورت تو تا قیامت ہے۔ ۳۰ برس کی قید خلاف عقل ہے۔ امام حسنؑ بھی ضرور جہاد فرماتے اگر حضرت علی اپنی وصیت میں اجازت دیئے ہوتے جیسا کہ امام حسنؑ نے ہنگام صلح معاویہ صاف لفظوں میں ظاہر کر دیا کہ حسینؑ سے شرکت صلح کی امید نہ رکھو وہ چند عزیز و رفقا کو لیکر جہاد کریں گے اور شہید ہونگے۔ ہر امام اپنے ماسبق امام کے منشاء پر عمل کرتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ قیاس ایڈیٹر مسلم ریویو کا کہ تمام بادشاہ ظالم ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے جب پیشینگوئی خلافت سی سالہ یاد آگئی تو فوراً امام حسنؑ خلافت سے دست بردار ہو گئے غلط ہے۔ انبیاء بھی بادشاہ ہوئے ہیں مثلاً حضرت داؤد و حضرت سلیمان و حضرت یوسف علیہم السلام۔ حق یہ ہے کہ امام حسنؑ نے جہاد سے ہاتھ روک کر اسلام کو نیست و نابود ہونے سے بچا لیا اور امام حسینؑ نے چند عزیز و رفقا کے ساتھ مظلومانہ شہادت اختیار فرما کر حق و باطل میں فرق دکھا دیا۔ غور کیجئے تو ان دونوں حضرات نے ملکر اپنی دینی بادشاہت کو ابد الآباد کے لئے قائم کر دیا۔ ایسی کامیابی کسی دوسرے بادشاہ کو نصیب ہوئی ہے نہ ہوگی۔ اللھم صل علیٰ محمد و آل محمد۔

سید غلام اصغر عفی عنہ ریٹائرڈ سررشتہ دار محکمہ ججی مظفر پور از کھجوا۔ ضلع سارن۔ صوبہ بہار

تہتر فرقوں میں بدلیل ناجی فرقہ کون ہے

(از افادات شمس العلماء صدر المفسرین سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ مجتہد العصر دام ظلہم)

سوال۔ تہتر مذہبوں کی افتراق امت والی حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ صرف ایک فرقہ ان سب میں سے نجات پائے گا۔ باقی بہتر فرقے سب ناری ہونگے کلھا فی النار الا واحدۃ منھا ناجیہ۔ یہ کیونکر ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ ایک فرقہ ناجیہ کون سا فرقہ ہے۔ بینوا و توجروا۔

الجواب۔ اصل بات یہ ہے کہ اس طرح تو کوئی فرقہ ایسا نہیں جو خود کو ناجی نہ سمجھتا ہو اور یہ نہ کہتا ہو کہ فرقہ ناجیہ ہمارا فرقہ ہی ہے مگر یہ ان کے دعوے سب بے دلیل ہیں۔ اور قابل سماعت نہیں ہو سکتے۔ سنئے ہم آپکو آسانی کے ساتھ فرقہ ناجیہ معلوم کرنے کے لئے ایک ایسا معیار بتاتے ہیں جو نفس حدیث افتراق سے ماخوذ ہے۔ یعنی جس حدیث سے کہ افتراق امت ثابت ہوتا ہے۔ اسی حدیث کے الفاظ یہ شہادت دے رہے ہیں کہ وہ ناجی فرقہ کونسا فرقہ ہے۔ غور کرو وہ متفق علیہ حدیث حسب ذیل ہے۔ ستفترق اُمتی علیٰ ثلثہ وسبعین فرقہ کلھا فی النار الا واحدۃ منھا ناجیہ۔ یعنی پیغمبر فداروحی نے فرمایا کہ میری امت میں تہتر فرقے ہو جائینگے۔ وہ سب جہنم میں جائیں گے۔ مگر ایک فرقہ ان میں سے ناجی اور بہشتی ہوگا۔ اب غور کرو کہ اس حدیث میں ناری اور ناجی کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ جس کا مدار عقائد و اعمال پر ہے۔

جن بہتر فرقوں کو ناری کہا گیا ہے۔ اس کی وجہ صاف ہے۔ کہ ان سب کا اصول و فروع ایک ہے۔ اور وہ سب عقائد میں قریباً متفق ہیں۔ اور اعمال و عبادات میں متحد۔ اس وجہ سے ان تمام کے لئے ایک ہی حکم جہنمی ہونے کا دیا گیا ہے۔ اب ہر عقلمند آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکیگا۔ کہ جب ایک فرقہ کو ان بہتر فرقوں میں سے نجات کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ فرقہ لازماً اصول اور فروع عقائد اور اعمال و عبادات سب میں ان بہتر فرقوں سے علیحدہ ہونا چاہئے۔ تب تو اس نے نجات ابدی کی ڈگری حاصل کی ورنہ بہتر کے ساتھ ہی اس کا بھی حشر ہوتا۔ اب اس کے بعد ناجی فرقہ معلوم کرنے کے لئے کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔ صرف یہ امر دیکھ لو کہ ان تہتر فرقوں میں وہ کونسا ایسا ایک فرقہ ہے جس کے تمام عقائد۔ اعمال۔ عبادات اصولاً اور فروعاً بہتر فرقوں سے بالکل متبائن اور مختلف ہیں۔ بس وہی ایک فرقہ ناجی ہے۔ اور اسی کی نجات کی بشارت اس حدیث متفق علیہ میں دی گئی ہے۔

فرقہ ناجیہ امامیہ کا یہ دعویٰ نجات بے دلیل اس لئے نہیں ہے کہ ان تہتر فرقوں میں سے اگر کسی فرقہ کے اصول اور فروع۔ عقائد اور اعمال و عبادات بہتر فرقوں سے بالکل علیحدہ اور مخالف ہیں تو بس اسی فرقہ امامیہ کے ہیں۔ جو اصولاً اور فروعاً کسی فرقہ سے نہیں ملتے۔ توحید سے معاد تک جب اصول میں ان کے غور کروگے۔ سب فرقوں سے متبائن اور مختلف ہیں۔ مثلاً الہیت کے مسئلہ کو ہی لے لو۔ صرف ایک امامیہ فرقہ ہی جسم و رویت خدا کا قائل نہیں۔ خیرہ و شرہ من اللہ کے معتقد نہیں ہیں۔ جبر اور تفویض مطلق کے

امامیہ قائل نہیں۔ باقی سب فرقے قائل ہیں۔ اسی طرح مسئلہ نبوت میں اکثر مسائل میں ان بہتر فرقوں سے اگر کوئی فرقہ مخالف معتقدات ہے تو وہ صرف امامیہ فرقہ ہے۔ اب رہا مسئلہ خلافت النبیاور خلافت الرسول سو اس میں تیرہ سو برس سے جس قدر نزاعیں ہو رہی ہیں وہ مخفی نہیں۔ ان بہتر فرقوں میں صرف فرقہ امامیہ ایک ایسا فرقہ ہے جس کے عقائد مسئلہ خلافت میں سب فرقوں سے مخالف اور متبائن ہیں۔ اسی طرح مسئلہ معاد میں جو کچھ امامیہ کو بہتر فرقوں سے اختلاف ہے کتب کلامیہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔

اب مسائل فروع میں بھی غور فرمائیں کہ طہارت غسل۔ وضو اور تیمم و صلوٰۃ اور صوم و زکوٰۃ و حج و خمس و نکاح و طلاق اور فرائض وغیرہ جملہ مسائل بہتر فرقوں کے قریباً متحد ہیں۔ صرف ایک فرقہ امامیہ کے جملہ مسائل فروعیہ سب فرقوں سے بالکل مخالف اور علیحدہ ہیں۔ اذان۔ وضو غسل۔ نماز۔ قرائت وغیرہ کسی میں بھی شیعہ دوسرے فرقوں کے مسائل سے متفق نہیں ہیں۔ کلمہ طیبہ تک تو بہتر فرقوں کا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے مگر صرف ایک امامیہ فرقہ ہے کہ جب تک اس کلمہ کے ساتھ علی ولی اللہ نہ پڑھ لیں ان کا کلمہ ہی صحیح نہیں ہوتا۔ وقس علی ھذا۔ ان حالتوں میں اگر آپ بغیر تعصب کے نظر ڈالیں گے تو ضرور اعتراف کرنا پڑے گا۔ کہ لاریب امامیہ فرقہ جملہ دوسرے فرقوں سے اصولاً اور فروعاً متبائن ہے۔ پس وہی مبشر بنجات فرقہ ہے۔ خاصکر جب کہ پیغمبر صلعم نے اس کی توضیح خود ہی کر دی ہو۔ قول صلعم یا علی ھو انت و شیعتک تاتی انت و شیعتک الیٰ یوم القیمۃ راضین مرضیین حلیۃ الابرار لحافظ ابو نعیم۔

تفسیر در منثور امام سیوطی جلد ۶ مطبوعہ مصر صفحہ ۳۷۹ سطر ۱۷۔ یعنی اے علی وہ ناجی فرقہ تو اور تیرے شیعہ ہیں۔ جو قیامت کے روز خوش اور مسرور میرے پاس آئیں گے ایضاً۔ جابر سے مروی ہے کہ کہا اس نے ہم پیغمبر صلعم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں علی علیہ السلام تشریف لائے فقال النبی صلعم والذی نفسی بیدہ ان ھذا و شیعتہ ھم الفائزون یوم القیامۃ انتہیٰ بلفظہ تفسیر در منثور مصنفہ امام سیوطی جلد ۶ مطبوعہ مصر صفحہ ۳۷۹ سطر ۱۳۔ یعنی اس وقت فرمایا قسم ہے مجھے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ بتحقیق یہ علی اور اس کے شیعہ قیامت کے روز بہشت میں فائز ہونگے۔ پس ان دلائل اور احادیث مسلمہ ائمہ اہلسنت جماعت کے شہادت پر بھی صرف شیعیان علی فرقہ ناجیہ ہے۔ اور بس فافہم وتدبر

نماز جنازہ پانچ تکبیریں واجب ہیں

(از افادات شمس العلماء صدر الشریعہ سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ مجتہد العصر دام ظلہ)

للسوال۔ نماز جنازہ کے کئے تکبیریں ہیں سبا مکرم ارشاد فرمائیں کہ صدر اسلام میں نماز جنازہ میں کئے تکبیریں۔ پیغمبر صلعم کا فعل تھا۔ اہل سنت کی کتابوں سے اس کا ثبوت دیا جائے۔

الجواب ۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر انسان پر حین حیات میں روزانہ پانچ نمازیں واجب ہیں ۔ اسی بناء پر مرنے کے بعد نماز میت میں پانچ تکبیریں قرار پائی ہیں یعنی ہر نماز کے عوض ایک تکبیر مقرر کی گئی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اہلبیت کے طریقہ سے جناب پیغمبر صلعم سے وارد ہے ۔ جیساکہ کلینی اور برقی نے بسند معتبر حضرت موسیٰ بن جعفر علیہم السلام سے روایت کی ہے ۔ کہ پیغمبر صلعم نے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر پانچ تکبیریں نماز جنازہ پڑھنے کی یہی وجہ ارشاد فرمائی ہے ۔ اور یہ کہ نماز گذار پر جناب ختمی نبوت فداہ روحی نماز میت پانچ تکبیریں پڑھا کرتے تھے ۔ بلکہ ابوبکر صاحب کے عہد ریاست میں بھی اسی سنت پیغمبر پر عمل درآمد ہوتا رہا ۔ مگر عہد سلطنت عمر صاحب میں ان کے حکم سے ایک تکبیر نماز جنازہ سے کم کردی گئی ۔ مشکوٰۃ باب المشی بالجنازہ والصلوٰۃ میں منقول ہے کہ عبدالرحمن کہتے ہیں ۔ زید بن ارقم نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں ۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ کیوں ایسا کیا گیا ۔ عمر صاحب نے تو چار تکبیروں کا حکم نافذ فرمایا ہے ۔ کہا میں نے جناب ختمی رسالت فداہ روحی کو اس طرح عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے ۔

شرح سفر السعادہ صفحہ ۲۳۹ میں ہے کہ صحیح مسلم نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے ۔ کہ وہ پانچ تکبیریں نماز میت میں پڑھا کرتے تھے ۔ اور اس کو پیغمبر صلعم کا عمل اور سنت بتاتے تھے ۔ ابن مسعود سے منقول ہے کہ اس نے بھی قبیلہ بنی اسد میں سے کسی کے جنازہ پر پانچ تکبیریں پڑھیں اور صفحہ ۲۴۰ میں کتاب مذکور کے ہے ۔ کہ مبسوط حنفیہ میں ہے ۔ ابویوسف پانچ تکبیریں نماز میت میں پڑھا کرتے تھے ۔ اور احمد سے بھی ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ ابن عبداللہ کے نزدیک تین تکبیروں سے کم اور سات تکبیروں سے زیادہ نماز میت میں نہ پڑھنا چاہیئے ۔ پھر اس کے بعد لکھا ہے ۔ کہ امام محمد در آثار از ابو حنیفہ از حماد از ابراہیم نخعی سے آورد کہ صحابہ تکبیر مے گفتند بر جنازہ چہار و پنج و شش و در روایتے بیشتر از آں در زمان پیغمبر خدا ہم چنیں میکردند پس گفت عمر کہ چہار تکبیر بخوانند ۔ انتہیٰ ‘‘

’’ تاریخ الخلفاء میں امام سیوطی نے باب اولیات عمر میں اور تاریخ ابوالفدا میں بھی لکھا ہے کہ عمر صاحب نے جنازہ پر چہار تکبیروں کا حکم دیا ہے ۔ ابوبکر صاحب تو سنت رسول کی تبدیل و تغیر کرنے کی جرأت نہ کرسکے لیکن قوم میں سب سے جری اور بہادر نے جرأت کی اور شریعت مصطفوی صلعم میں تنقیص و ترمید دونوں کے مرتکب ہوئے ۔ کہیں فرمایا ہے ۔ متعہ حج اور متعہ نکاح کانتا فی عہد رسول اللہ واناا حرمھما کہ یہ دونوں یعنی حج تمتع اور متعہ نکاح زمانہ پیغمبر میں جاری تھے ۔ میں نے ان کو حرام کردیا ہے ۔ اپوچھو حلال خدا اور رسول میں تم ہو کون حرام کرنے والے کہیں اذان صبح میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنے کا حکم صادر فرمایا ہے ۔ کہیں حی علیٰ خیر العمل اذان سے نکال دیا ہے ۔ کہیں نماز میت میں ایک تکبیر کم کردی ع نمازی اس قدر بہکے کہ اک تکبیر کم کردی ۔ وہوالعالم حائری ۔

قارئین کرام } مضمون خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھا کریں ۔ کہ ایسا نہ کرنے سے مضمون غلط چھپ جاتا ہے ۔ اور جواب طلب امور کے لیئے ارکا ٹکٹ آنا لازمی ہے ۔ (مدیر)

میرے جاہلانہ جواب سے ایک سُنی شیعہ ہوگیا

مسمی سیٹھ عبد اللطیف سنی جو حیدر آباد سندھ سے میرے پاس بغرض علاج آیا تھا۔ میرے مکان پر رات کو مہمان رہا۔ جب کھانا آیا تو میں اس کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا۔ جب میں نے پہلا لقمہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد امام جعفر صادقؑ کا نام مبارک لیکر اٹھایا تو سیٹھ مذکور نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے تم شیعہ ہو۔ میں نے کہا البتہ میں خادمان شیعہ سے ہوں اس نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور کہا آپ برا مانیں یا بھلا میں شیعہ سے اہل ہنود کا کھانا بہتر سمجھتا ہوں۔ میں اس واقعہ سے سکتے کے عالم میں تھا۔ میں نے کھانا اٹھالیا اور اس کو ایک ہنود حلوائی سے مٹھائی منگا دی۔ فراغت پر میں نے کہا کہ سیٹھ صاحب آپ شیعوں سے اس قدر کیوں متعصب ہیں۔ اس نے کہا۔ کہ ایسے لوگ جو اصحاب کبار کو برا کہیں۔ ان سے بچنا بہتر ہے۔ میں نے کہا۔ اگر آپ ذرا بھی اپنے مذہب سے واقف ہوتے تو ہرگز سنی نہ رہتے۔ سیٹھ صاحب نے کہا کہ مجھے سخت افسوس ہے کہ آپ بزرگ اور محترم قاضی ہو کر اور پھر قوم سے شیخ صدیقی اور یہ شیعہ مذہب اختیار کیا۔ غالباً آپ کے بڑے پہلے سب سنی ہونگے۔ میں نے کہا کہ میں خدا کا لاکھ بار شکر کرتا ہوں کہ اس پروردگار نے مجھے اس سنی مذہب سے کہ جس پر میرے بڑے مستحکم تھے نکال کر راہ راست دکھلائی میں نے کہا اول تو یہ غلط خیال ہے کہ شیعہ کسی کو برا کہتے ہیں۔ اگر بموجب آیۂ قرآن منافقین پر لعنت کرتی ہیں تو کیا برا کرتے ہیں۔ میں نے تفسیر درمنثور مناقب الفاطمیہ وغیرہ سے اصحاب ثلاثہ کا غاصب ہونا ثابت کردکھایا۔ غرضکہ جب سیٹھ صاحب مجبور ہوگئے۔ یہی کہتے ہوئے نظر آئے۔ جن کتابوں سے آپ نے خلافت علیؑ کو ثابت کیا ہے۔ ان کے مصنفین دراصل رافضی ہیں جو تقیہ کئے ہوئے تھے۔ پھر اس کے بعد مسئلہ متعہ پر بحث رہی۔ میں نے کتاب دلیل المتعہ وغیرہ سے یہ ثابت کردیا کہ متعہ جناب رسول خدا کے زمانہ سے رائج تھا اور حضرت عمر کی خلافت میں منسوخ ہوا۔ اس پر جواب دیا کہ متعہ اس وقت رسولؐ نے مصلحتہ جائز کیا تھا۔ جب کہ لوگ اکثر جنگ میں تھے۔ تاکہ ان کا ایمان سلامت رہے۔ حضرت عمر نے اس کو بیکار سمجھ کر بند کردیا۔ میں نے کہا واہ واہ کیا خوب۔ جناب رسول خدا تو حکم دیں حضرت عمر منسوخ کردیں غرضکہ جہاں تک میری طاقت تھی اس کے کل سوال رد کردیئے۔ کوئی جواب سیٹھ صاحب سے بن نہ آیا مجبور ہوئے۔ میں نے کہا سیٹھ صاحب اب باتیں تو ہوچکیں اور غالباً صبح ہونے کو ہے۔ اب جاہلانہ مثال دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ جس طرح سے میں پنجتن پاک کے نام لوں اگر آپ بھی اپنے اصحاب ثلاثہ کے نام لے دیں تو میں سنی ہوجاؤں گا۔ سیٹھ صاحب نے کہا وہ کیسے۔ میں نے کہا سیٹھ صاحب آج تک آپ نے ہزارہا سائل دروازوں پر مانگتے ہوئے۔ دیکھے صدا لگاتے ہیں کہ حسینؑ کے نام دو خدا کے نام دو۔ رسول کے نام دو۔ آج تک کسی کو یہ بھی سنا ہے۔ کہ عمر یا ابوبکر یا عثمان کے نام دو۔ دوسرے جناب امام حسین علیہ السلام و نیز بزرگان دین کی شیعہ سنی تو ایک طرف اگر ہنود نیاز وغیرہ دلاتے ہیں کبھی نہ آپ

نے حضرات اصحاب ثلاثہ کی بھی نیاز دیتے دیکھا ہے یا آپ نے دی ہے۔ آمدم برسر مطلب ہاں آپ اسی طرح سے اپنے اصحاب کے نام لیں جیسے کہ میں اپنی ماں بہن سے نسبت دیکر نام لوں۔ اگر آپ اس طرح سے نام لے دیں تو میں سنی ہو جاؤں گا۔ سیٹھ صاحب نے کہا کہ اچھا آپ قرآن کو درمیان دیں۔ میں نے کہا پہلے آپ دیں۔ اگر آپ نے خلاف کیا تو پھر آپ جانیں۔ غرضکہ قرآن درمیان دیا گیا۔ میں نے کہا کہ اب یہ اک جاہلانہ مثال سے آپ کو قائل کرتا ہوں۔ اول آپ یہ اک کاغذ پر لکھدیجئے کہ آپ حضرت عمرؓ وغیرہ کو کیا مانتے ہیں۔ سیٹھ صاحب نے قلم اٹھا کر لکھدیا۔ کہ ہم ان کو اصحاب کبار ہونیکے علاوہ یار غار بھی مانتے ہیں۔ اور چار یار برحق ہیں۔ جو ان پر طعن کرے وہ کافر ہے۔ وہ ہمارے چار یار عجیب شان کے ہیں۔ میں نے کہا لیجئے سنئے۔ آپ چار یاری اور میں پنجتنی ہوں میں کہتا ہوں کہ میرے پنجتن میری بہن کے پنجتن میری ماں کے پنجتن۔ اب آپ اپنے منہ سے فرمائیے میرے چار یار میری ماں کے چار یار میری بہن کے چار یار۔ اب تو سیٹھ صاحب سخت شرمندہ ہوئے اور کہا کہ میں ہرگز نہیں کہوں گا۔ میں نے کہا آپ کا عہد ہے۔ غرضکہ سیٹھ صاحب تمام رات کی بحث پر مذہب سنی سے پہلے ہی بدگمان ہو چکے تھے اب ذرا کھلنے کی دیر تھی۔ دفعتہً کہ اٹھے کہ واقعاً مذہب سنی باطل ہے۔ میں آج سے شیعہ ہو چکا۔ اور پھر نہایت خوشی کے ساتھ کھانا کھایا۔ میں نے اصول اثنا عشری نماز روزہ وغیرہ بتلایا۔ اور وہ ایک مومن شیعہ ہو کر اپنے مکان کو سدھارے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کا مرض بھی دفع کر دیا۔ فقط

قاضی زاہد حسین جوائنٹ سکرٹری قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور

۴۸۶

ازالۂ مزخرفات
فی
معراج جسمانی حضور علیہ السلام والصلوات

(از افادات جناب ابو القلم السید محمد عبد العزیز گردیزی کشن پوری صاحب دام مجدہم)

خدا جانے بعض فرق اسلامیہ کیسے تنگ خیال واقع ہوئے ہیں۔ کہ ایسی ایسی لغو و لچر باتوں کو دہرانے سے باز نہیں آتے۔ جن کا جواب ضخیم مجلدات میں دیا جا چکا ہے۔ اور ان کتابوں نے اپنے دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ سے کچھ ایسی طرح سے ان کی زبان کو قطع کر دیا ہے۔ کہ تا قیامت ہنگامہ آرائی کی جرأت ان میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ بعینہٖ یہی حالت "پنجابی رسول" کی امت کی ہے۔ جب ان کے اخبارات کو دیکھو۔ یا ان کے کسی عالم سے بات چیت کرو۔ تو یہی کہتے نظر آ دیں گے۔ کہ جناب معراج جسمانی تو

تو فضول قصہ ہے۔ اس کی اصلیت مفقود ہے۔ بلکہ یہ معراج روحانی تھا۔ گو ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ بے چارے اس امر میں مجبور رہیں۔ کیا کریں۔ اگر وہ معراج جسمانی کے قائل ہو جاویں تو مرزا صاحب (دیانی) کی نبوتیں اُڑتی ہے۔ جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ لیکن افسوس ان کے ان خیالات فاسدہ و توہمات کاسدہ پر۔ کہ شان رسولؐ کم ہو جائے۔ قرآن کریم سے انکار ہو جائے۔ لیکن مرزا صاحب کی گدی بحال رہے۔ شہنشاہ مدینہ ناراض ہو تو ہو۔ لیکن قادیاں والا نبی ناراض نہ ہو۔ ان کی مسیحیت۔ امامت۔ نبوت۔ محدثیت و کرشنیت۔ ذر تشتیت وغیرہ وغیرہ ضرور قائم ہے۔ نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدۃ۔ آج ہم اس امر پر پوری اور مکمل بحث کرنا چاہتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی پر زور کہتے ہیں۔ کہ ہمارے ان دلائل کے جب تک مکمل جواب نہ دیئے جاویں۔ تب تک بیہودہ گوئی سے اپنی زبان کو امت قادیانی بند رکھے ورنہ ہمارے پاس سوائے اس مصرع کے کوئی ذخیرہ نہ ہوگا ؏

بدیں دین و ملت بباید گریست

آیۂ معراج قولہ تعالیٰ فی کتابہ الحمید و فرقانہ المجید۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔

خداوند جلیل سورہ بنی اسرائیل میں فرماتا ہے کہ پاک و منزہ ہے وہ خدا جس نے سیر دکھائی اپنے بندہ (محمد صلعم) کو رات کے وقت مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک (یعنی مکہ سے بیت المقدس تک جو شام میں ہے یا بیت المعمور تک جو آسمان پر ہے۔) وہ مسجد اقصیٰ ایسی ہے کہ جس کے اطراف و نواحی کو ہم نے مبارک کیا ہے۔ یہ اس لئے ہم نے سیر کرائی۔ تاکہ دکھاویں اُس کو اپنی آیات عظمت و جلال کو تحقیق کہ وہ خدا سننے والا ہے ہر کلام کو اور دیکھنے والا ہے ہر چیز کو۔

واضح ہو کہ یہ آیت معراج کے بارے میں وارد ہوئی ہے۔ جو نص صریح ہے۔ کہ خداوند عالم نے اپنے پاک اور برگزیدہ رسولؐ کو تمام کی سیر کرائی۔ اس کا اعتقاد ضروریات اسلام سے ہے۔ اور منکر اس کا منکر قرآن اور منکر قرآن خارج از دائرۂ اسلام ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ یہ معراج جسمانی تھی یا رُوحانی۔ بیداری میں تھی یا خواب میں۔ صرف ایک دو راوی معراج روحانی کے۔ باقی جملہ معظم اصحاب و محدثین فقہا و مفسرین معراج جسمانی کے قائل ہیں۔ کہ آنحضرت علیہ السلام عین عالم بیداری میں اسی جسم نورانی سے شب کے ایک حصہ میں مکہ معظمہ سے بیت المقدس اور وہاں سے آسمانوں پر گئے اور تمام کی سیر فرماتے ہوئے منتہائے رسائی حضرت جبرئیل امین تک پہنچے۔ اور وہاں سے گذر کر عرش اعلیٰ تک پہنچے اور یہاں تک قرب معنوی خدا ہوا کہ مقام قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی تک تشریف لے گئے۔ اب ہم مختصر طور سے معراج جسمانی کی کیفیت بیان کر کے مخالفین کے اعتراضات کا ازالہ کرتے ہیں۔

سُبحان الذی کی تشریح سبحان بمعنی تسبیح ہیں۔ یعنی ذات کردگار کو جملہ برائیوں سے پاک و منزہ سمجھنا اور اس کی حمد و ثنا کرنا ایسا نہیں جیسا کہ اہل خلاف کے

عقائد میں وارد ہے: "خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ" تو یہ تسبیحات دو طرح کی ہوتی ہیں۔ ایک زبان حال۔ دوم بزبان مقال۔ تمام موجودات عالم خواہ وہ حیوان ہو یا انسان۔ نباتات ہو یا جمادات۔ زبانِ حال سے اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کو اپنا خالق مانتے ہیں۔ بقولے ؎

ہر گیاہے کہ از زمیں روید ٭ وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید

اور زبان مقال سے تسبیح کرنا انسانوں کا تو ظاہر ہے۔ لیکن قرآن کریم سے یہ ثابت ہے کہ ہر ایک چیز اپنی اپنی زبان میں اس کی تسبیح کرتی ہے۔ بموجب آیہ وافی ہدایہ۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ یعنی کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی تسبیح نہ کرتی ہو۔ مگر تم لوگ اس کی تسبیح کو نہیں سمجھتے ہو۔

اَسْریٰ بِعَبْدِہٖ لَیْلاً کا مطلب

اَسریٰ کے معنی شب کو سیر کرانا ہیں۔ شب کی سیر اس لئے مخفی کرامات کے وقت حواس جمع ہوتے ہیں۔ آیات الٰہیہ کو باطمینان دیکھ سکتے ہیں۔ بایں ہمہ دن کو کسی نے یہ معجزہ طلب بھی نہیں کیا تھا۔ کہ لوگوں کے مجمع میں سرورِ کائنات کو معراج ہوتی۔ اور ساتھ ہی لیلاً ارشاد فرما کر اس کی تاکید کر دی۔ کہ بصیغۂ تنکیر فرما کر تقلیل کرتے ہوئے یہ امر صاف واضح فرما دیا کہ ایک ہی رات کے بلکہ تھوڑے سے حصہ میں معراج واقعہ ہوئی۔

مَسْجِدُ الْحَرَام

مسجد الحرام سے یا تو وہی مسجد مراد ہے۔ جو خانہ کعبہ کے گرد ہے۔ یا وہ زمین مکہ مراد ہے جو حد حرم میں ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ معراج حضرت کو خانۂ اُمّ ہانی بنت ابیطالب سے ہوئی (کنز العمال) اقصیٰ کے معنی بعید کے ہیں۔ چونکہ بیت المقدس مکہ سے چالیس منزل دور ہے اس لئے اقصیٰ فرمایا۔ لیکن زیادہ مناسبت بیت المعمور سے ہے۔ کہ لفظ معراج عروج سے مشتق ہے۔ اور عروج کے معنی چڑھنے کے ہیں۔

معراج جسمانی کا انکار

یہ امر ظاہر و باہر ہے۔ کہ یہ انکار کچھ آخر زمانہ میں ہی پیدا نہیں ہوا۔ یا پنجابی رسول ہی اس کے موجد نہیں۔ بلکہ زمانہ رسول خدا میں ہی قریش نے انکار کیا تھا۔ اور ان منکرین کے سرداروں کی طرح ان کا سردار بھی تھا۔ جس کو ابوجہل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ینابیع المودۃ صفحہ ۱۸۴ پر مذکور ہے۔ اور فریقین کی کتب میں مسطور و مشہور ہے۔ کہ جب پیغمبر خدا صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صبح کو معراج کی کیفیت بیان کی اور فرمایا کہ آج شب کو جبرئیل امینؑ آئے اور ہم کو براق پر سوار کر کے بیت المقدس میں لے گئے۔ وہاں ہم نے نماز پڑھی۔ جب ہم واپس پھرے تو راستہ میں ایک قافلہ قریش کا ملا۔ ان کے پاس ایک ظرف میں پانی تھا۔ ہم نے اس سے پانی پیا۔ ان لوگوں کا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا۔ اسی کی تلاش میں وہ گئے تھے اور ہم یہاں واپس آئے۔ یہ سن کر ابوجہل چلایا کہ اے قریش کے سردارو۔ یہی وقت امتحان لینے کا ہے۔ ان سے پوچھو کہ بیت المقدس میں کتنے ستون ہیں۔ کتنی قندیلیں ہیں۔ جو لوگ دیکھ آئے تھے وہ موجود تھے۔ آنحضرت صلعم نے سب کچھ ارشاد فرمایا

تب بھی ان لوگوں کو یقین نہ ہؤا۔ اور کہنے لگے۔ قافلہ آئے تو دریافت کریں گے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ قریب طلوع آفتاب وہ قافلہ دکھائی دیگا۔ اور سب کے آگے ایک اونٹ خاکستری رنگ کا ہوگا۔ غرض قریش صبح سر راہ جا بیٹھے۔ اتنے میں آفتاب طلوع ہؤا۔ کہ ایک شخص نے کہا۔ وہ قافلہ پہنچا جس کے آگے خاکستری رنگ کا اونٹ چلا آرہا ہے۔ قافلہ آنے پر لوگوں نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا۔ کہ واقعی ہمیں محمد (فداہ اُمّی و ابی و رُوحی) ملا تھا۔ اور انہوں نے پانی بھی پیا تھا۔ باوجود سارا پتہ لگ جانے کے بھی وہ انکار ہی کرتے رہے۔ بعینہ یہی حال حضرت کے بعد بھی رہا کہ کچھ لوگ اوہام فاسدہ کی وجہ سے منکر رہے اور نئی روشنی والے لوگ بھی آج تک انکار کر رہے ہیں۔ بالاختصار تو یہ ہی کافی ہے۔ کہ جب یہ سمجھ لیا جاوے کہ خداوند عالم کل ممکنات پر قادر ہے۔ تو جو چیز عقلاً محال نہیں ہے اور اس کی خبر سینکڑوں احادیث صحیحہ و آیات شریفہ سے ملتی ہے۔ تو محض استبعاد اور نافہمی یا ہٹ دھرمی کی راہ سے انکار کرنا سخت نادانی ہے۔

لفظ سُبحان

یہ محاورہ عرب میں تعجب کے وقت استعمال ہوتا ہے۔ بھلا اگر کوئی خواب میں آسمان کی سیر کرے تو تعجب کیا ہے۔ اور خواہ مخواہ کفار و منکرین کا آمادہ فساد ہونا بھی سمجھ میں نہیں آتا۔ مثلاً ایک شخص بیان کرتا ہے کہ خواب میں ہم نے پیرس۔ لنڈن کے گرجا گھر کتب خانہ وغیرہ کی پندرہ منٹ میں سیر کی۔ فلاں فلاں چیزیں دیکھیں۔ کیا لوگ تعجب کرینگے یا اس سے آمادۂ فساد ہو جاویں گے۔ ہرگز نہیں۔ اس سے معلوم ہؤا کہ معراج جسمانی مقصود تھی نہ منامی۔

عبدہ پر ایک نظر

پھر خداوند عالم نے فرمایا۔ کہ اپنے عبد کو سیر کرائی۔ عبد کے معنی درحقیقت جسم انسانی مع روح کے ہے۔ فقط روح پر لفظ عبد کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا دیکھئے قرآن کریم میں عبد کا لفظ مکمل انسان کے لئے ہی وارد ہوتا ہے۔ اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی۔ یعنی آیا دیکھا تم نے (اے رسول) اس شخص کو کہ منع کرتا ہے ہمارے عبد کو جس وقت کہ وہ نماز پڑھتا ہے۔

اس آیت کا شان نزول

کتاب مذکور میں مرقوم ہے۔ کہ ایک مرتبہ ابوجہل نے کفار قریش سے کہا کہ یہ (محمدؐ) ہمارے سامنے نماز پڑھتا ہے۔ خاک پر سجدہ کرتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں۔ سب نے مشورہ کیا۔ کہ جب ایسا کرتے دیکھیں گردن دبا ڈالیں۔ ایک روز ایک آدمی نے کہا کہ عبد اللہ کا بیٹا مقام ابراہیم پر نماز پڑھ رہا ہے۔ ابوجہل دوڑا گیا اور فوراً ہی کانپتا ہؤا واپس آگیا۔ سب نے ماجرا پوچھا تو کہنے لگا کہ جب میں قریب پہنچا تو ایک خندق حائل پائی جس میں آگ بھری ہوئی تھی اور ایک اژدہا منہ کھولے ہوئے تھا۔ جب رسول خدا کو خبر ہوئی تو فرمایا۔ وہ سب فرشتے تھے۔ قسم خدا کی اگر وہ آگے بڑھتا تو وہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے۔

یہی مضمون بعینہ علی ابن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ لوگوں کو نماز سے منع کرتا تھا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ خلاصہ یہ کہ وہ لوگ جب نماز سے منع کرتے تھے۔ تو صرف روح کو نہ کرتے تھے

بلکہ جسم کو دیکھتے تھے اور منع کرتے تھے۔ پس ثابت ہوا کہ عبد سے مراد جسم مع روح ہے۔ اور آنحضرت مع جسم و روح معراج کو تشریف لے گئے۔

دلائل اعتقادیات

اب یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت اتنی جلدی آناً فاناً کس طرح تشریف لے گئے پس خیال کرنا چاہئے کہ حضرت جبرئیل سدرۃ المنتہیٰ سے کس سرعت کیساتھ روئے زمین پر آتے تھے۔ پس جس طرح ملائکہ اجسام لطیفہ ہیں۔ اسی طرح پیغمبر کا جسم نورانی بھی لطیف تھا ملک الموت قبض روح کے لئے فوراً کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے۔ حضرت آصف بن برخیا کا خیال کریں جن کو اسم اعظم معلوم تھا۔ ایک طرفۃ العین میں تخت بلقیس کو یمن سے شام میں پہنچا دیا۔ اس معاملہ کی خبر قرآن کریم میں مذکور ہے۔ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ۔

یعنی کہا اس شخص نے کہ جس کے پاس علم کتاب سے تھا۔ کہ میں تخت بلقیس کو ابھی لے آتا ہوں۔ قبل اس کے کہ آپ گوشۂ چشم پھرائیں۔ ثعلبی جو علمائے اہلسنت سے ہے۔ اپنی تفسیر میں اس کو وضاحت سے بیان کرتا ہے۔

یونانی فلسفہ سے ثبوت

یہ سن کر اگر یہ کہا جائے کہ یہ اعتقادی دلائل ہیں۔ تو لیجئے عقلیات سے مثال لیں۔ جو کہ محسوسات انسانی میں سے ہے۔ فلسفہ کے لحاظ سے سات فلک تو سات سیارے ہیں۔ اور آٹھواں فلک ثوابت ہے۔ اور نواں آسمان سب سے اوپر ہے جس کو زبان فلسفہ میں فلک اطلس اور زبان شرع میں عرش کہا جاتا ہے۔ پس وہ فلک اعظم تمام شب میں نصف دائرہ آسمان کا طے کرتا ہے۔ اور علوم ہندسہ سے یہ ثابت ہے کہ قطر اور دائرہ میں نسبت یہ ہے کہ دائرہ تین صحیح اور ایک سبع قطر کا ہوتا ہے۔ پس جب کہ حضرت سطح زمین سے جو مرکز عالم ہے۔ فلک الافلاک پر گئے تو نصف قطر طے کیا۔ تو نصف قطر کو بھی نصف دائرہ سے وہی نسبت ہو گی جو تمام قطر کو مکمل دائرہ سے ہے۔ یعنی ایک ثلث کسر سے زائد تو جب فلک اطلس تمام عالم کیساتھ ایک شب میں نصف دائرہ عالم کا طے کرتا ہے۔ تو اگر حضرت نے بھی ساخت نصف قطر کو جو ایک ثلث کسری زائد مسافت نصف دائرہ کا ہے طے کیا ہو۔ تو کیا استبعاد ہو سکتا ہے۔

سائنس سے ثبوت

توپ کا گولہ ایک سیکنڈ میں دو ہزار فیٹ چلا جاتا ہے۔ آواز کی رفتار ایک سیکنڈ میں گیارہ سو بیالیس فٹ ہوتی ہے۔ تیز ہوا کی رفتار فی گھنٹہ ایک سو چھیاسی میل ہے۔ روشنی کی رفتار ایک سیکنڈ میں ایک لاکھ نوے ہزار میل ہوتی ہے۔ رسول خدا کا جسم بھی تو بموجب اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نور ہے اس نے اگر ایک شب میں تمام آسمانوں کی سیر کی ہو تو کیا تعجب ہے۔ گو ظاہر بین اصحاب کی نگاہ میں حضور کا جسم اطہر کثیف ہو مگر در حقیقت وہ جسم نورانی تھا۔ جس کی بین دلیل یہ ہے کہ چونکہ نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ جیسے آفتاب و ماہتاب و شمع کی لو کا سایہ نہیں ہوتا چونکہ آنحضرت کا بھی سایہ نہ تھا۔ لہذا جسم آنحضرت نورانی ہوا۔ پھر وہ نور اگر مثل برق آسمان پر پہنچا۔ تو

کیا حیرانی ہے۔ دیکھئے برق کی رفتار آسمان سے زمین تک کس تیزی سے ہوتی ہے۔ اسی تیز رفتاری کی وجہ سے آنحضرت کی سواری کے لیئے وہ براق ہی منتخب کیا گیا جو مثل برق چمکتا تھا۔ پھر اس براق پر اگر نور الٰہی کو معراج ہو تو اس کی سرعت کا کیا ٹھکانا ہے۔

فلسفہ جدیدہ سے ثبوت علوم جدیدہ سے ثابت ہوا ہے کہ زمین کو روزانہ گردش اپنے محور پر ہوا کرتی ہے۔ جس سے روز و شب ہوتے ہیں۔ اور سالانہ گردش آفتاب کے گرد ہے جس سے فصول بدلتی ہیں۔ اور آفتاب اپنی جگہ پر قائم ہے۔ اور وہی مرکز عالم ہے۔ بہر کیف اس بنا پر اگر کوئی انسان روئے زمین پر ایک گھنٹہ چلے تو اس شخص کو معلوم ہوگا۔ کہ اس نے دو چار میل مسافت طے کی ہے حالانکہ جب زمین ۲۴ گھنٹہ میں اپنے محور کے گرد گھومتی ہے۔ تو اگر زمین کا محیط کم و بیش ۲۴ ہزار میل سمجھ لیا جاوے تو اس حساب سے اس چلنے والے نے ایک گھنٹہ میں ایک ہزار میل طے کیا۔ اور چونکہ زمین سال بھر میں ایک مرتبہ آفتاب کے گرد چکر لگاتی ہے تو اتنی مدت میں وہ ستاون کروڑ میل کا فاصلہ طے کرتی ہے اگر اس کو تین سو پینسٹھ یعنی ایام سال پر تقسیم کر کے حاصل قسمت کو ۲۴ پر تقسیم کیا جائے تو ثابت ہوگا۔ کہ اس ایک گھنٹہ میں انسان نے ۶۶ ہزار میل کی مسافت طے کی ہے۔ پس اسی طرح رسول خدا براق پر سوار تھے۔ تو یہ حرکت حضرت کی جانب بالا قسری ہوئی۔ پس جس طرح حرکت کشتی کی سطح دریا پر یا ریل کی سطح زمین پر یا ہوائی جہاز کی آسمان پر بالذات ہے۔ اور حرکت اس کے سوار کی بالعرض ہے۔ اسی طرح رسول خدا کی حرکت بھی جانب آسمان بالذات نہ تھی بلکہ تابع تھی قسر قاسر کے۔ جس نے خدا کے حکم سے اس سرعت کے ساتھ حضور کو آسمانوں پر پہنچا دیا۔ تو اس میں کیا تعجب ہو سکتا ہے۔

بزرگان دین کی شہادت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جو کہ اصحاب رسولؐ اور دربار حضور کے خاص شاعر بھی تھے۔ اپنے ایک قصیدہ میں جو حضرت علیؑ کی مدح میں کہا گیا ہے۔ معراج کا ذکر فرماتے ہیں ؎

وَالنَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی قَالَ لَنَا ۔ لَیْلَۃَ الْمِعْرَاجِ لَمَّا صَعِدَہٗ
وَضَعَ اللّٰہُ بِظَھْرِیْ یَدَہٗ ۔ فَاَحَسَّ الْقَلْبُ اَنْ قَدْ بَرَدَہٗ
وَعَلِیٌّ وَاضِعٌ اَقْدَامَہٗ ۔ فِیْ مَحَلٍّ وَضَعَ اللّٰہُ یَدَہٗ

ترجمہ:۔ میں کیا تعریف کروں۔ اس شخص کی جس کے بارہ میں نبیؐ نے فرمایا کہ جب ہم شب معراج آسمان پر گئے اور مقام قاب قوسین او ادنیٰ تک پہنچے تو بسبب رعب و جلال ایزد متعال عجب حال ہوا۔ اس وقت خداوند عالم نے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا جس سے میرے قلب کو تسکین ہوئی اور دل میرا خنک ہوگیا۔ اور علیؑ نے بروز فتح مکہ جب بتوں کو توڑا تو پیغمبر خدا کی پشت پر سوار ہوئے اور اسی مقام پر اپنا قدم رکھا۔ جہاں دست قدرت رکھا گیا تھا۔

اس مضمون کو ایک فارسی کے شاعر نے نقل فرمایا ہے۔ شعر

در شب اسریٰ بزودے مرحمت یزدان پاک ۔ دست قدرت را بہ دوش سید بطحیٰ نہاد

حضرت شاہِ ولایت را ببیں قدر و شرف ٭ کز سر تمکیں بجائے دست قدرت پا نہاد

قصیدہ عربیہ اور اشعار فارسی سے صاف صاف معراج جسمانی ثابت ہو رہا ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں شیخ سعدی علیہ الرحمہ بھی اس کو نقل کرتے ہوئے بوستان میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جب سدرۃ المنتہیٰ میں حضور پہنچے۔ تو حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا۔

اگر یک سر مُوئے برتر پرم ٭ فروغ تجلی بسوزد پرم

حاصل کلام جملہ ائمہ محدثین۔ مفسرین نے ان روایات کو قلمبند فرمایا ہے جس سے صاف معراج جسمانی ثابت ہوتا ہے۔ ہم نے بھی اپنے مضمون میں بالاختصار جملہ دلائل بیان کئے ہیں۔ اگر تعصب کی عینک کو اتار کر بادِ تحقیق سوچا جائے۔ تو معراج جسمانی ہی حضرت کو ہوا۔ ورنہ رُوحانی معراج تو ہر ایک ولی کو ہوا ہے۔ اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی خاص فضیلت نہیں۔ جیسے خداوند عالم فخریہ بیان کرے۔ وھو المفضل

٭ بر رسولاں بلاغ باشد و بس

قطعہ تاریخ ولادت نور العین سید محمد رفیع رضوی سلمہ اللہ

(از عالی جناب مولانا حکیم عرشی صاحب بنارسی دام مجدہ)

در گلستان جہاں غنچہ امید شگفت ٭ بار ور نخل تمنا شدہ شکر اللہ

جندا از کرم ایزد سبحاں در خلق ٭ بافر گشت محمد رضی عالی جاہ

خانہ حضرت علامہ منور گردید ٭ بہر نور نظرش داد خدا نور نگاہ

کرد بر جستہ رقم سال ولادت عرشی ٭ بنگر در بر شمس العلماء آمدہ ماہ

۱۳۴۶ھ

ہیڈ کانسٹبل اور کانسٹبل کا تشدد

سیالکوٹ ۲۳ ستمبر۔ مسٹر چانن مل مجسٹریٹ درجہ اول نے بشیر احمد ہیڈ کانسٹبل اور چراغدین پیادہ کانسٹبل کو نو نو ماہ قید سخت کی سزا دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ملزمان ایک کانسٹبل کے ساتھ سیالکوٹ کے نزدیک ایک گاؤں میں چوری کے سلسلہ میں تحقیقات کرنے کے لئے گئے دوران تفتیش میں ملزمان نے کاکا اور سرداری کو بلایا اور انہیں کئی ضربات پہنچائیں۔ ان میں سے ایک کے رشتہ دار نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے آگے اس کے متعلق شکایت کی۔ تحقیقات کے بعد دونوں کے خلاف مقدمہ چلا کر سزا دے دی گئی۔ (خاص ضمیمہ روزانہ پرتاپ ۲۴ ستمبر ۲۸ء لاہور)

الحافظ جناب مولانا مولوی سید حشمت علی شاہ صاحب خیر اللہ پوری سے ان کے بیٹے بشیر احمد ہیڈ کانسٹبل کے ۹ ماہ سزایاب ہونے پر ہمکو دلی ہمدردی ہے۔ خدا کرے کہ وہ اپیل میں بری کر دئے جائیں۔ مومنین سے التماس ہے کہ صاحبزادہ مولوی صاحب ممدوح کی بریت کے لئے ضرور دعا کریں۔ کما ھو اھلہ (مدیر)

سیرۃ النبی اور میں

(گذشتہ سے پیوستہ نمبر ۱۷)

جب مجھے تاریخ سیرۃ النبی کا خیال آتا ہے۔ تو میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مولانا شبلی آنجہانی نے معیت خلفائے ثلاثہ میں جس جرأت و لے باکی سے کام لیا ہے وہ ایک حق گو مورخ و واقعہ نویس کے لئے اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ کیونکہ اس کا ضمیر ایسے واقعات کو جو کہ اظہر من الشمس ہیں۔ اور جس کے لئے تمام کتابیں چلاتی ہیں۔ تاریخیں پکارتی ہیں پانی کے گھونٹ کی طرح ہضم کر جانا کبھی گوارا نہیں کر سکتا۔ آہ! دنیا آہ! تیری ساری حالتیں عجیب و غریب ہیں۔ تو نے وہ کیا اور کرتی جاتی ہے کہ تیرے مرید صرف اپنی نمود و شہرت کے گردیدہ اور فریفتہ ہو کر کیا سے کیا کر ڈالتے ہیں۔ اور انہیں اتنا نہیں سوجھتا کہ ہمیں اس اطالت و خیانت و کوتاہ بینی و حق پوشی و اعتصاب کا جواب ایک نہ ایک دن ضرور اس واحد و یکتا کے سامنے دینا ہوگا۔ جس کی طرف ہماری اصلی بازگشت ہے اور جو عادل و دانا حاکم ہے۔ افسوس! دیکھئے

(۷) مولانا اپنی کتاب حصہ اول کے صفحہ ۴۶۶ سے لیکر صفحہ ۴۸۳ تک کے درمیان فتح مکہ کا حال لکھتے ہیں۔ لیکن ایسی صفائی و دلیری کے ساتھ کہ کہیں علی ابن ابی طالبؑ کا نام تک نہیں ہے۔ لیکن جناب خلافت مآب عمر صاحب کے مراتب کا آپ کو اس قدر خیال ہے کہ خواہ مخواہ رسول خدا صلعم کے اس کام میں بھی انہیں کو لا ڈٹایا ہے۔ اور مان نہ مان میں تیرا مہمان کی مثل صادق کر دی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ "عین کعبہ کے اندر بہت سے بت تھے۔ جن کو قریش خدا مانتے تھے۔ آنحضرت صلعم نے کعبہ میں داخل ہونے سے پہلے حکم دیا کہ سب نکلوا دیئے جائیں۔ حضرت عمر نے اندر جا کر جس قدر تصویریں تھیں وہ بھی مٹا دیں (صفحہ ۴۷۲ کا آخری حصہ)

حالانکہ واقعہ یوں ہے کہ جب ملت ابراہیمی کو زندہ جاوید عطا ہوئی۔ توحید نے خلعت حیات تازہ پہنا رسول کعبہ میں آئے اور آپ سے یہ مداخلت بیجا نہ دیکھی گئی۔ تو آپ نے میں و لیسار نگاہ کی۔ نظر دوڑائی انتخاب ٹھہری۔ پسر عم زاد کو چنا۔ قریب بلایا کہا۔ برادر یجان برابر۔ تم ید اللہ۔ تمہارا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ اس لئے آؤ ہم تم ملکر اس کام کو انجام دیں کہ بیت اللہ پاک ہو۔ شرک لٹے۔ کفر دور ہو۔ بجز تمہارے کوئی اس کا اہل نہیں۔ تم نے ہر کام میں میری مدد کی ہے۔ لوگ جانتے ہیں۔ واقعات موجود ہیں۔

بستر رسول کا سونا یاد ہے۔ خیبر و خندق کی معرکہ آرائیاں کھلی ہیں۔ احد و بدر کی کارروائیاں روشن ہیں۔ تلوار ملی ہے۔ لافتیٰ کا خطاب آیا ہے۔ تمہاری ایک ضرب خندق کی عبادت ثقلین سے بہتر ٹھہری اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میں بیٹھوں اور تم میری دوش پر چڑھو۔ میں اٹھاؤں اور تم ان بلند مقام پر رہنے والوں کو خاک مذلت پر گرا دو۔ تاکہ یہ کام بھی تمہارا محبوب الہٰی کو محبوب ہو جائے۔ اور تم اس پردہ میں فضیلت معراج سے سرفراز ہو جاؤ۔

چنانچہ آپ نے دوش رسول پر معراج پائی۔ کتف مبارک رسول پر پیر رکھا۔ بتوں تک پہنچے۔ ہر چھوٹے

بڑوں کو گھسیٹا اور زمین پر دے پٹکا۔ جسے دیکھکر شاعر کہتا ہے ؎

کفر ایمان سے ہوا جس دم جدا دیکھا کئے ۔ مرتضیٰ توڑا کئے بت مصطفےٰ دیکھا کئے

تھا یہ روح مرتضیٰ جب دوش احمدؐ پر چڑھے ۔ بت بھی توڑے عرش پر جو کچھ ہوا دیکھا کئے

اور اس کی شہادت کتابیں بھی دیتی ہیں۔ ارجح المطالب میں لکھا ہے (صفحہ ۴۰۶ و ۴۰۷)

"ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دخل مکۃ یوم الفتح...... بہ لکسر"

(تفسیر النیشاپوری فی قولہ تعالیٰ جاء الحق وزھق الباطل)

یعنی عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ کہ فتح مکہ کے روز جب حضرت خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت قبائل عرب کے دھرے ہوئے تھے۔ ہر ایک قبیلہ کا جداگانہ دیوتا تھا۔ حضرت چھڑی کے ساتھ ان کو ٹھکراتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے۔ کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ پس منہ کے بل وہ بت گرتے تھے یہاں تک کہ سب بت گرا دئیے۔ صرف کعبہ کی چھت پر بنی خزاعہ کا ایک بت باقی رہ گیا۔ جو قیمتی کئے ہوئے اور ڈھلے ہوئے پیتل سے بنا ہوا تھا۔ حضرت نے جناب امیر علیہ السلام کو کندھے پر اٹھا کر فرمایا۔ یا علی! اس کو پھینک دو وہ جناب امیرؑ نے پھینک دیا اور ٹوٹ گیا۔

پھر اس صفحہ میں خصائص و مسند ابو الخیر حاکمی کے حوالہ جات سے جناب امیر علیہ السلام کے بت توڑنے کا حال اس تزک و احتشام سے درج ہے کہ آج تک دیکھنے والے دیکھتے ہیں اور ان کی انصاف بین نگاہیں خود فیصلہ کرتی ہیں۔ ان میں کہیں بھی خلیفہ عمر کا نام نہیں ہے اما ور اس کے مولانا عباس صاحب محقق حال اپنی کتاب تاریخ الاسلام کے صفحہ ۱۳۱ میں لکھتے ہیں کہ "فتح مکہ کے بعد جتنے بت اور انبیاء کی تصویریں خانہ کعبہ میں تھیں سب ضائع کر دی گئیں۔ خود آنحضرت اس کام پر بہ نفس نفیس موجود تھے۔ حتیٰ کہ جو بت طاق پر تھے۔ ان کے توڑنے کے لئے حضرت علیؑ کو اوپر چڑھایا اور اپنی کتف مبارک کو علیؑ کے چڑھنے کے لئے زینہ بنایا۔ خالد بن ولید۔ سعید بن زید اور عمرو بن عاص وغیرہ گرد و نواح کے بت مسمار کرنے کے لئے مامور تھے" دیکھئے اس سے بھی خلیفہ ثانی کا پتہ نہیں چلتا۔ اندر کو کون کہے باہر بھی دکھلائی نہیں دیتے۔ لیکن مولوی صاحب کو علی ابن ابی طالب کی اس فضیلت سے ایسی حسد دامنگیر ہوئی کہ گھبرا اٹھے۔ بے چین ہو گئے۔ کیا عجب ہے۔ کہ چہرہ بھی سرخ ہو گیا ہو۔ اور ان مؤرخین کو بھی دو چار بے نقط سنائی ہو۔

اب میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ بلا دلیل و ثبوت کے کیسے مولوی صاحب نے لکھدیا کہ "حضرت عمر نے اندر جا کر جس قدر تصویریں تھیں وہ بھی مٹا دیں" یہ تو ایک ایسی بات ہے۔ کہ اگر آج بھی اس کا ثبوت مانگا جائے تو ایک دنیا خاموش نکلیگی۔

لہذا بجز اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ مولوی صاحب نے اپنے جاہل و نادان مریدوں کے فریفتہ و گرویدہ ہونے کے لئے یہ چلتا فقرہ لکھ ڈالا۔ تاکہ ان کا ایمان و اعتقاد خلیفہ عمر کی طرف سے پختہ ہو جائے اور علی ابن ابی طالبؑ کی طرف سے گر جائے۔ افسوس! ایک عالم کی یہ شان نہیں ہونی چاہئے اور نہ کسی مؤرخ کا یہ فرض ہے۔ ایسے مؤرخ اور عالم کو دنیا جاہل و متعصب و خود غرض کہکر زمرہ مؤرخین سے خارج کر دیگی

کیونکہ وہ دیکھتی ہے کہ جناب رسول خدا صلعم مختلف مواقع پر حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں فرماتے ہیں۔

(۱) عن ام سلمہ عن رسول اللہ من ابغض علیاً فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ من سب علیاً فقد سبنی۔ (تاریخ الخلفاء صـ۱۱۷ مجتبائی صواعق صـ۷۴) یعنی ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے علیؑ کو دشمن رکھا اس نے مجھ کو دشمن رکھا۔ اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی۔ جس نے علی کو بُرا کہا اس نے مجھے بُرا کہا۔

(۲) عن ابی سعید قال لنا نعرف المنافقین ببغضہم علیاً۔ (تاریخ الخلفاء صـ۱۲ ترمذی صـ۶۱۷ فخر المطابع) یعنی ابوسعید کہتے ہیں۔ کہ ہم لوگ منافقوں کو حضرت علیؑ کے بغض سے پہچانتے تھے۔

(۳) من سب اھلبیتی فانما یرتد عن اللہ والاسلام ومن اذانی فی عترتی فعلیہ لعنۃ اللہ ان اللہ حرم الجنۃ علی من ظلم اھلبیتی او قاتلھم او اعان علیھم او سبھم (صواعق صـ۱۴۳) یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا جس نے میرے اہلبیت کو بُرا کہا وہ اللہ اور دین اسلام سے یقیناً پھر گیا (مرتد ہو گیا) جس شخص نے مجھکو میرے اہلبیت کے بارے میں اذیت دی اس پر خدا کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے اس شخص پر جس نے میرے اہلبیت پر ظلم کیا یا ان سے لڑا یا ان کے ظلم پر اعانت کی یا ان کو بُرا کہا۔

پس کہاں ہیں اہل الرائے وذی فہم حضرات آئیں اور "مصنف سیرۃ النبیؐ" کو فرمان ختمی مرتبتؐ کی زد سے بچائیں۔ میرے دیکھنے میں تو وہ کوئی الزام بغض۔ عداوت۔ اذیت اہلبیت وغیرہ ایسا نہیں دکھائی دیتا جو اس تحریر سے مولانا کے ذمہ عائد نہ ہوتا ہو۔ کیونکہ اولاً تو کسی کی فضیلت کا غصب کرنا ہی ظلم ہے۔ ثانیاً اس کی بجائے کسی دوسرے کو جو اہل نہ ہو فضیلت دینا اور بھی ظلم ہے۔

(باقی آئندہ)

"بیباک" ماھلی

قارئین کرام مضمون مختصر لکھا کریں۔ کیونکہ عدم گنجائش کی وجہ سے طویل مضمون درج رسالہ نہیں ہو سکتے۔ دیگر مضمون خوشخط ہونے چاہئیں۔

(مدیر)

عظیم الشان جلسہ

آل انڈیا شیعہ یتیم خانہ کاظمین روڈ لکھنؤ میں

آنریبل سر مہاراجہ صاحب بہادر والی محمود آباد کے دست مبارک سے افتتاح عمارت نو تعمیر

بذریعہ اخبارات اس امر کا اعلان ہو چکا ہے کہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۲۷ء یوم پنجشنبہ ۵ بجے سہ پہر کو عالی جناب آنریبل سر مہاراجہ صاحب بہادر بالقابہ والی محمود آباد اپنے دست مبارک سے افتتاح عمارت نو تعمیر یتیم خانہ فرمائیں گے جس کے بعد آنریبل راجہ نواب علی خان صاحب بہادر تعلقدار اکبر پور وائس پریذیڈنٹ آل انڈیا شیعہ کانفرنس حضرات مہمانان کو ایٹ ہوم دینگے۔ لہذا بیرونجات سے جو حضرات اس مبارک تقریب میں شرکت کا ارادہ رکھتے ہوں وہ از راہ کرم ۱۰ر اکتوبر تک آنریری سکرٹری کو مطلع فرماویں۔ تاکہ ان کی خدمت میں دعوتی کارڈ ارسال کیا جاوے۔ چونکہ ماشاء اللہ سے ہمدردان یتیم خانہ کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی ہے۔ اس وجہ سے اگر فرداً فرداً کارڈ جاری کئے جائیں اور وہ حضرات تشریف نہ لائیں تو جس قدر کارڈ بیکار جائیں گے۔ ان کی خریداری۔ چھپوائی اور محصول ڈاک کے نقصان کا تحمل یتیم خانہ فنڈ کو دشوار ہوگا۔ لہذا نقصان سے بچنے کی غرض سے یہ اعلان شائع کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ حضرات مومنین توجہ فرما کر اپنے ارادہ تشریف آوری سے مطلع فرماویں۔

جو حضرات بغرض شرکت تشریف لائیں ان کو اپنے قیام وغیرہ کا خود انتظام فرمانا ہوگا۔

(خادم ایتام:۔ (نواب مرزا) مرتضیٰ حسین خان اسپیشل مجسٹریٹ آنریری سکرٹری آل انڈیا شیعہ یتیم خانہ لکھنؤ)

از صدر دفتر آل انڈیا شیعہ کانفرنس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

جناب عالی بعد تسلیم۔ غالباً آپ کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ تیراہ کے تقریباً دو ہزار شیعوں کو ملا محمود اورکزئی نے کس طرح تہ تیغ کیا اور مال و اسباب لوٹ لیا۔ گھروں میں آگ لگا دی اور سب کو خارج البلد کر دیا۔ وہ بیچارے اب مقبوضات گورنمنٹ برطانیہ میں پناہ گزین ہیں اور آپ کی امداد و رحم کے طالب ہیں۔ آپ کی شیعہ کانفرنس نے یہ عملی تدابیر اختیار کی ہے کہ تمام صوبہ کی کانفرنسوں اور ماتحت انجمنوں سے استدعا کرے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر احتجاجی جلسہ منعقد کریں۔ اور امدادی چندہ جمع کرنے میں انتہائی جد و جہد کریں۔ جو سرمایہ بہم پہنچے وہ جلد دفتر کانفرنس کو اپنے مظلوم و بیکس بھائیوں کی مدد کے لئے بھیجدیں۔ تاکہ یہ چندہ معتبر و مخصوص ذرائع

سے ان دو ہزار خانماں برباد شیعوں تک پہنچا دیا جائے۔ شیعہ کانفرنس نے پہلی قسط چندہ دوں کی پانچ سو روپیہ بذریعہ ڈپٹی کمشنر کوہاٹ اعانت مظلومین کے لیئے بھیجی ہے۔ تاکہ روپیہ کسی طرح سے تلف نہ ہو سکے اور اس کے اخراجات جس عنوان سے بھی ہوں ان کا صحیح حساب معرفت ڈپٹی کمشنر صاحب مل سکے۔ آپ اپنے حلقۂ اثر سے جو ممکن اعانت فرماسکیں اس کو یا تو شیعہ کانفرنس کے معرفت بھیجیں یا براہ راست ڈپٹی کمشنر صاحب ممدوح کو بھیجدیں۔ البتہ جو روپیہ کانفرنس کی معرفت جائے گا اس کا جمع و خرچ منگانے اور اس کے مناسب صرفہ کے لیئے کانفرنس ذمہ دار ہوگی۔ جو روپیہ براہ راست بھیجے جائیں ان کے صرفہ کے تفتیش کرنے اور جمع خرچ مانگنے کا حق ڈپٹی کمشنر صاحب سے خود ہم کو نہ ہوگا۔

للّٰہ اس معاملہ میں تاخیر نہ ہونے دیں۔ مظلومین سخت تکلیف کی حالت میں ہیں۔ جو پیسہ بھی ان تک پہنچ جائے گا وہ اس خاص اذیت کی حالت میں اپنی اصلی قیمت سے کہیں زیادہ امداد پہنچائے گا۔ البتہ جو حضرات براہ راست بھیجیں وہ کم از کم اس رقم کی اطلاع کانفرنس آفس کو ضرور کردیں۔ اس کے جواب سے مطلع فرمایئے اور ہر ہفتہ اپنی کارروائی کے خلاصہ نتیجہ سے برابر اطلاع دیتے رہیئے۔ کہ بذریعہ سرفراز اس کی اشاعت ہو سکے۔ کہ کن کن مقامات کے مومنین اپنے حق کو ادا کرنے میں سرگرم ہیں۔

نیازمند:۔ مرزا عابد حسین بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل ہائیکورٹ آنریری جنرل سکرٹری

زائرین مشہد مقدس نوٹ کر رکھیں

زوار ان مشہد مقدس کی خدمت میں عرض ہے کہ انجمن ہذا ان کی ہر ممکن خدمت کرنے کو ہر وقت بدل وجان آمادہ و حاضر ہے۔ زوار خانہ کے واسطے کوئی کرایہ نہیں لیا جاتا۔ اور نہ ہی کسی دوسری صورت میں کسی قسم کا حق الخدمت لیا جاتا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ کوئی صاحب بالکل برضا و رغبت خود اور بہ طیب خاطر کچھ رقم بطور اعانت انجمن کو مرحمت فرمائیں ورنہ انجمن تو اس کی بھی متوقع نہیں۔ یہ انتظامات چندہ جمع کرنے کا ذریعہ اور حیلہ نہیں بلکہ جذبۂ خدمت قوم اور شوق تحصیل ثواب و سرخروئی دارین پر مبنی ہیں۔ البتہ زوار ان سے صرف اس قدر التماس ضرور ہے کہ تاریخ ورود کوئٹہ سے چند روز قبل راقم کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ ریلوے اسٹیشن کوئٹہ پر ان کے استقبال کے واسطے انجمن کا کوئی ذمہ دار نمائندہ موجود ہو۔ جو ان کو ان کے قیام گاہ تک پہنچانے کے علاوہ دیگر ضروری اور بر وقت امداد بہم پہنچائے۔

اکثر حضرات کو یہ معلوم نہیں کہ در اصل کوئٹہ اس راستہ پر واقع نہیں جو ہندوستان کے دیگر صوبجات سے آتے ہوئے سیدھا دزداب کو جاتا ہے۔ سپزنڈ جنگشن سے کوئٹہ ۱۶ میل کے فاصلہ پر بجانب شمال واقع ہے۔ روہڑی سے سپزنڈ پہنچ کر گاڑی تبدیل کرنا ہوتی ہے۔ اور سپزنڈ سے سیدھا دزداب تک بغیر کہیں بدلنے کی گاڑی جاتی ہے۔ اگر کوئٹہ ہو کر دزداب جانا چاہیں تو اس کے واسطے سپزنڈ سے علیحدہ ٹکٹ لینا پڑتا

ہے۔ لیکن چونکہ گاڑی کے پہنچنے پر ٹکٹ گھر بند ہو جاتا ہے۔ اس لیئے کوئٹہ پہنچنے پر ان سے دگنا کرایہ سپرنیڈ سے کوئٹہ تک کا چارج کیا جاتا ہے تضییع وقت اور پریشانی اس پر مستزاد سمجھئے۔ لہٰذا میری مخلصانہ صلاح یہ ہے کہ وطن سے روانگی کے وقت جب ٹکٹ خریدا جائے تو وزداب براستہ کوئٹہ کا خریدا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ کوئٹہ آنے کے بغیر بھی سپرنیڈ جنکشن ہی سے وزداب کو جا سکتے ہیں لیکن کوئٹہ سے ہو کر وزداب جانے میں چند غیر معمولی فوائد اور آسائشیں ہیں۔ مثلاً

اول۔ وزداب کو ہفتہ میں صرف دو بار یعنی پنجشنبہ اور دوشنبہ کو گاڑی جاتی ہے۔ یہ گاڑی کوئٹہ سے تیار ہو کر چلتی ہے۔ جو براستہ سپرنیڈ جنکشن سیدھا وزداب کو جاتی ہے۔ اگر سپرنیڈ ہی سے گاڑی تبدیل کر کے وزداب جانا ہو تو چونکہ گاڑی پیشتر ہی مسافروں سے بھری ہوتی ہے۔ اس لئے آرام دہ جگہ ہرگز میسر نہیں ہو سکتی۔ بلکہ نہایت تنگی و ترشی سے جگہ ملتی ہے جس سے راستہ بھر میں زحمت رہتی ہے وقت کی تنگی سے جو پریشانی ہوگی وہ اس کے علاوہ ہے۔ بصورت دیگر اگر کوئٹہ تشریف لائیں تو گاڑی میں حسب منشاء جگہ مل سکیگی۔ اور چونکہ کوئٹہ سے وزداب تک پونے بتیس (۳۱¾) گھنٹوں کا راستہ ہے۔ اس واسطے یہ آسائش ازبس مغتنم ہے۔

دوم۔ وزداب جانے والی گاڑی کے ساتھ کوئٹہ میں صرف مستنگ روڈ Mastung road ریلوے اسٹیشن تک کے واسطے ایک آدھ ڈبہ بھی لگتا ہے۔ جو اسٹیشن مذکور پر گاڑی سے کاٹ لیا جاتا ہے۔ (یہ اسٹیشن وزداب جاتے وقت کوئٹہ سے چوتھا اور سپرنیڈ جنکشن سے اگلا اسٹیشن ہے۔) اگر سپرنیڈ میں گاڑی تبدیل کرتے وقت جبکہ بوجہ تنگی وقت اور پریشانی حواس کا ٹھکانے رہنا نہایت مشکل بات ہے کوئی زوار غلطی سے اسی ڈبہ میں بیٹھ جائے تو اس کی آئندہ تکالیف کا اندازہ لگا لیجئے۔

سوم۔ اکثر زوار وطن سے روانہ ہو کر ایسے وقت میں سپرنیڈ پہنچتے ہیں کہ وزداب جانے والی گاڑی کو نہیں پکڑ سکتے۔ اس لئے ان کو وہیں ٹھیر جانا پڑتا ہے۔ سپرنیڈ اگرچہ ریلوے جنکشن ہے لیکن بالکل غیر آباد مقام ہے۔ لہٰذا بیسیوں زحمتیں اٹھانا پڑتی ہیں۔

چہارم۔ کوئٹہ میں انجمن امامیہ اثنا عشریہ کی وساطت سے نہایت اہم اور ضروری ہدایات دربارہ سفر خراسان ملتی ہیں جن کا اس جگہ درج کرنا طوالت سے خالی نہ ہوگا۔ اور چونکہ مضمون پیشتر ہی کچھ طویل ہو گیا ہے۔ لہٰذا ان ہدایات اور معلومات کو کسی آئندہ صحبت میں عرض کیا جائے گا۔

پنجم۔ کوئٹہ میں پاسپورٹوں کی تصدیق کرانا اور بعض ضروری اشیائے لازمہ سفر مثلاً پانی کے مشکیزے کے خریدنے اور راستہ کے واسطے کھانے کا انتظام اور بعض دیگر امور کا اہتمام انجمن کے توسط سے خاطر خواہ طور پر کیا جاتا ہے۔ **یہ خیال رہے کہ کوئٹہ سے وزداب تک کے درمیانی فاصلہ میں اچھا کھانا قطعاً نہیں ملتا۔**

ششم۔ شرح کرایہ موٹر از وزداب تا مشہد مقدس اور شرح تبادلہ سکہ کے متعلق انجمن ضروری معلومات اور تازہ ترین اطلاعات بہم پہنچاتی ہے۔

غرضیکہ کوئٹہ سے ہوتے ہوئے زاہدان جانا سراسر فائدہ مند اور بہتر ہے۔ مشہد مقدس سے جو زائرگذشتہ ایام میں واپس ہوئے ہیں انکی زبانی معلوم ہوا ہے کہ زاہدان سے مشہد تک اور مشہد سے زاہدان تک موٹرکار کا کرایہ فی کس پچیس ۲۵ تیس ۳۰ روپیہ سے زیادہ نہیں خاتمہ پر مکرر التماس ہے کہ کوئٹہ پہنچنے کی تاریخ سے چند روز قبل راقم کو مطلع کیجئے گا نیز تعداد ہمراہیان بالتفصیل تحریر کیا جائے تاکہ رہائش وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام کیا جا سکے۔ فقط والسلام۔

(العبد الاحقر: محمد سرور قزلباش آنریری سکرٹری انجمن امامیہ اثنا عشریہ کوئٹہ۔ بلوچستان)

کشتۂ راہِ خدا

آہ حبیب کبریا۔ نواسہ رسول اللہ۔ نور نظر فاطمہ زہرا۔ جگر گوشۂ علی المرتضیٰ۔ اپنے تمامی یار و انصار کے داغ مفارقت اٹھا ہوا۔ میدان کربلا میں تن تنہا رہ جاتا ہے۔ نہ کوئی یار ہے نہ غمخوار، نہ مونس نہ مددگار، نہ قاسم و اکبر نہ بھائی علمدار۔ اک عالم تنہائی ہے یا قوم جفاکار۔ گل باغ مصطفےٰ بحالت پژمردگی نظروں میں پھرتا ہے مگر کوئی رحم کرنیوالا دکھائی نہیں دیتا۔ خیمہ گاہ بھی قریب ہے۔ اور خیمے کی نگہبان جناب زینب خاتون خواہر امام مظلوم و مغموم بھی پس پردہ کھڑی بھائی کی بیکسی اور تنہائی پر ہزار ہزار آنسو مثل ابر نوبہار بہا رہی ہیں اور بحالت اشکبار کہتی ہے کہ اے مسلمانوں۔ خوف خدا کرو۔ میرا بھائی بے جرم و بے خطا ہے۔ اس پر رحم کھاؤ اور اسکے خون ناحق سے باز آؤ۔ ورنہ روز قیامت اپنے نانا کے سامنے تمہاری اس نامنصفانہ اور ظالمانہ حرکت کی شکایت کرونگی۔ مگر ستم رسیدہ اور آوارۂ وطن کی فریاد کون سنے۔ قاری اور حافظ قرآن بھی موجود ہیں مگر اسی خیال میں غرق کہ مصحف صامت کے اوراق ناطق کو کسی حیلہ یا بہانہ سے پرزے پرزے کریں اور دنیائے دنی کی دولت ناپائدار سے مالامال ہوں۔ فرزند رسول یہ دیکھ کر کہ قوم ستمگر کسی طریقے سے بھی خون ناحق بہانے سے ٹلتی نظر نہیں آتی۔ اتمام حجت کیلئے کھڑا ہوتا ہے اور بآواز بلند قوم اشقیا سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ اے قوم زبون تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں۔ میں تمہارے نبی جس کا تم کلمہ پڑھتے ہو۔ نواسہ ہوں۔ شیر خدا کا لخت جگر ہوں میرے خون سے باز آؤ۔ اشقیا جواب دیتے ہیں کہ اے بندۂ مقبول ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ امام ابن امام ہو۔ بے گناہ و بے تقصیر ہو مگر حکم حکام سے مجبور ہیں۔ القصہ جناب اذن نماز لگتے ہیں اور عبادت خدا کیلئے تیار ہیں مصروف ہو جاتے ہیں۔ واہ وہ عبادت بھی کیسی کہ ہنوز سجدۂ خدا میں مشغول ہی ہوئے تھے کہ یمین و یسار سے قوم نابکار نے پتھروں کی بارش شروع کر دی مگر کیا مجال کہ عبادت خدا میں ذرا فرق آجائے۔ تیر پہ تیر اور نیزے پر نیزے کھاتے چلے جاتے ہیں مگر سجدۂ خدا سے سر نہیں اٹھاتے۔ آخر ستم شعار سوار جو حضرت نبوت کو خون میں غلطاں اور نیم جان دیکھ کر شاہ کے گرد حلقہ باندھ لیتے ہیں۔ امام دو جہان حالت غشی میں اپنے آپ کو نرغۂ اعدا میں دیکھ کر فرماتے ہیں اے بھائی عباس۔ اے قاسم۔ اے بیٹا علی اکبر کہاں ہو آؤ آج آکر اپنے پدر بزرگوار کشتۂ جور و جفا کا حال دیکھو اولاد اسواسطے ہوتی ہے کہ مصیبت کے وقت باپ کی امداد کرے۔ زینب خستہ تن بھائی کی اس حالت زار کو دیکھ کر بے تابانہ خیمے سے باہر نکل کر بھائی کی لاش پر جانا چاہتی ہے۔ حسین علیہ السلام اپنی خواہر دلفگار کی اس حالت پریشانی اور بیتابی کو بنظر خود مشاہدہ کرتے ہیں اور بوجہ طاقت گویائی نہ رکھنے کے ہاتھ اٹھا کر اشارے سے سمجھاتے ہیں کہ اے غمزدہ بہن خیمے سے باہر مطلق پاؤں نہ رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ قہر الٰہی ان پر نازل ہو۔ اور میری محنت برباد

ہو جائے۔ صبر کرو اور عبادات خدا میں مشغول رہو۔ ابھی یہ کہہ ہی رہے تھے اور کچھ اور کہنا چاہتے تھے کہ شمر ملعون نے تلوار آبدار سے سر مبارک تن اطہر سے جدا کر دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اس شہادت عظمےٰ کے جس پہلو کو غائر نظر سے دیکھو گے اس میں اسلامی اخلاق کی مکمل تعلیم تم کو نظر آئیگی اسلئے ضرورت ہے کہ اس حسینی مشن کے لامحدود فوائد سے دنیا کو آشنا کیجئے اور محض بکا اور ماتم پر جو رسمی طور پر کیا جاتا ہے اس کو ختم نہ کیجئے۔

(مرزا امیر بیگ بی۔ اے گورڈن کالج۔ راولپنڈی)

الحافظ میں اجرت اشتہارات

مقدار	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	ایک بار
سالم صفحہ	۲۵ر	۱۶ر	۱۰ر	للعہ ۴ر
نصف صفحہ	۱۶ر	۱۰ر	۶ر	۸ر
چوتھائی صفحہ	۱۰ر	۶ر	للعہ ۴ر	۸ر

شیعان حیدر کرار کیلئے تازہ طبع کتابیں

کلید مناظرہ

کتاب نور علی نور ہے۔ تمام امورات مذہب شیعہ پر بحث کی گئی ہے اور اہل خلاف کی کتب سے صفحہ وسطر کے حوالہ جات درج کئے ہیں۔ زمانہ حاضرہ کے جملہ اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ دنیا بھر کے شیعہ آبادی کی تعداد تفصیل وار لکھی ہے اور جناب رسول خدا اور ائمہ ہدیٰ کے افعال و اقوال کو آئینہ کرکے دکھایا ہے۔ مناظرے کی جان ہے لب تاریخ سیر۔ فضائل۔ مناقب مطاعن مناظرہ کی کان ہے گویا ایک چمن کھلا ہے۔ کتابت۔ طباعت کاغذ سب دلفریب اور دیدہ زیب ہیں۔ گویا اس سے بہتر ممکن نہیں۔ شائقان علوم و محبان اہلبیتؑ اس نعمت غیر مترقبہ سے ضرور اور جلد فائدہ اٹھائیں۔ یہ کتاب مولانا سید برکت علی شاہ صاحب گوشہ نشین وزیر آبادی کی تصنیف ہے۔ اور مولوی حاجی مرزا احمد علی صاحب رئیس المناظرین امرتسری کی مصححہ ہے اور حضور شمس العلما مولانا مولوی سید علی الحائری صاحب قبلہ مجتہد پنجاب اور جناب مولوی السید محسن علی شاہ صاحب سبزواری کی تقاریظ کے گلدستوں سے مزین ہے۔ کتاب آسان اور عام فہم اردو زبان میں لکھی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی و کاغذ دیدہ زیب حجم قریباً ۵۰۰ صفحے ہے ٹائیٹل اعلیٰ گلیز ڈ پیپر پر دو رنگ میں چھپا ہوا ہے۔ قیمت مجلد صرف ۳ اور مجلد ولایتی صرف ۳ روپئے ۳ تین روپیہ۔

کلید عملیات

مولفہ سید برکت علی شاہ صاحب گوشہ نشین وزیر آبادی

جس میں تمام دینی و دنیوی مشکلات کو آسان کرنے کے لئے اعمال اور قریباً تمام بیماریوں کے رفع کرنے کے لئے تعویذات درج کئے گئے ہیں۔ لہٰذا مولف صاحب نے تشنگان قرب الٰہی اور حاجتمندان بارگاہ ایزدی کو دوسری تمام کتب عملیات سے ہمیشہ کے لئے مستغنی کر دیا ہے اور یہ کتاب اسرار مکنونہ اور رموز مکتوم کا بے پایاں سمندر ہے۔

قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

صدائے درا

مصنفہ مولانا سید برکت علی شاہ صاحب وزیر آبادی

یہ نظم کی کتاب ہے جو اپنی شان اور ترتیب کے لحاظ سے بے بدل ہے۔ اس کا ایک ایک شعر گوہر یکتا ہے جو نکتہ آفرینی اور نازک خیالی میں کسی نامور شاعر سے کم نہیں ہے۔ یہ کہنا بالکل بجا ہوگا کہ اس نظم کے مطالعہ سے مرزا غالب۔ حافظ شیراز عرفی اور فردوسی کی تصانیف کا لطف حاصل ہو جاتا ہے۔ سائز ۱۸×۲۲/۸ کے ۴۰ صفحہ کاغذ ۴۰ پونڈ سفید لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ ۹ر

—•••••••—

شیعانِ حیدر کرار کے لئے چند تازہ طبع کتابیں

دلیل المتعہ

مصنفہ صدر المفسرین فخر المحققین سرکار شریعتمدار علامہ جناب شمس العلماء السید علی الحائری صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان اس کا مضمون نام ہی سے ظاہر ہے۔ یہ ایک معرکتہ الآراء فیصلہ کن رسالہ ہے جس میں مسئلہ متعہ کے متعلق ہر پہلو سے عقلی و نقلی بحث کی گئی ہے اور مخالفین کے اعتراضات کا مسکت جواب دیا گیا ہے رسالہ قابل دید ہے قیمت صرف ۴ر

النظر

جس میں انجمن دائرۃ الاصلاح لاہور کے رسالہ شیر و شکر کے اعتراضات کا مہذبانہ جواب اور مسئلہ نکاح شیعہ و سنی کا مدلل فیصلہ درج ہے۔ قیمت صرف ۲ر

الذبیح

جس میں امام حسین علیہ السلام کی شہادت عظمیٰ سے متعلق بعض واقعات عجیبہ اور حالات غریبہ کا مدلل بیان اور تعزیہ داری میں رونا و شور ڈالنے کا راز اور غیر مشروع امور کی اصلاح قیمت ۲ر

المذبوح

اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قاتلان امام حسینؑ سب سُنّی ہی تھے اور اس کا مدلل جواب کتب اہلسنت سے دیا گیا ہے نیز اسباب شہادت و اعتراضات کے جوابات بھی درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

القتیل

جواز تعزیہ داری کے دلائل قاطعہ اور اس کے فوائد کثیرہ اور رسوم تعزیہ داری کی اصلاح کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

نماز نفلیہ

حضرات مومنین کی خدمت میں گذارش ہے کہ اکثر خطوط سے اس امر کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ شیعوں میں سنتی نمازیں اگر پڑھی جاتی ہیں تو ان کا طریق عمل کیوں مشتہر نہیں کیا جاتا تاکہ مومنین سنتی نمازوں کی بھی پابندی کر سکیں اور شیعوں سے ترک سنت کرنے کا طعن جو عموماً سنی کیا کرتے ہیں دور اور زائل ہو اس ضرورت کو محسوس کر کے ہم نے جناب قبلہ و کعبہ شمس العلماء السید علی الحائری صاحب مجتہد العصر والزمان کو مجبور کیا کہ تمام سنتی نمازیں معہ اعمال عاشورہ اور وظائف و ادعیہ جو تمام مشکلات دینی و دنیاوی اور ازالہ مرض کیلئے مجرب اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے ماثور ہوں۔ ایک مجموعہ کی صورت میں جمع فرمادیں الحمد للہ کہ یہ نہایت ضروری مجموعہ موسومہ بہ نفلیہ چھپکر تیار ہے امید ہے کہ مومنین کا کوئی گھر اس مجموعہ سے خالی نہ رہنا چاہیئے کیونکہ علاوہ سنتی نمازوں کے تمام مشکلات و امراض کیلئے بھی یہ نسخہ نہایت مجرب ہے۔ قیمت ۴ر

نمبر ۱۸۲۱





۱۰

انسان سب کی نظروں سے پوشیدہ

کتاب اعجاز نہ ابدی کا ایک خاص عمل جس میں علوی سفلی محبت عداوت کے صد ہا عمل ہمزاد جن پری کو تابع کرنا بو علی سینا کے طلسم کے ذریعہ ہمزاد دل راز کا کشف کرنا کیمیا کے نسخہ جات علاوہ محصول ڈاک ۲۸۶ صفحات سنہری ٹائیٹل ۴ر

کشمیری لذت النساء ربا لتصویر

کوکا پنڈت کی اصلی کتاب با تصویر کلاہ اعد ہر مرد و زن ۴ تصویر اگر اصلی نہ ہو قیمت واپس کردی جائے گی۔ ۱ر

دعائے مفید محبت ـ معہ موہنی منتر دعا سے ۲۱ یوم اور موہنی منتر سے تین روز کے اندر معشوق تابعدار ہو جاتا ہے۔ طریقہ استعمال ہمراہ ہے عہ

تعویذ محبت ـ کلام مجید کا بیحد ہے سنگدل سے سنگدل مطلوب بھی صرف تعویذ باندھنے سے بیقرار ہو کر چلا آتا ہے۔ اس زندہ معجزہ کو آزمائیں عہ

تعویذ حب ـ کا ایک عمل اپنے معشوق کو مطیع کرکے دوسروں کو فائدہ پہنچائیے یہ صرف ۵ر۔ مفتاح الغیب ۲ر طلسم حیرت ۲ر ناول خود دیکھ سال ۱۸ بزم قہقہہ ار کیف الباب ہر خریدار کو مفت ملیگی۔

ملنے کا پتہ بہار علی شیخ نکھی نانوتہ ضلع سہارنپور

ناظم پبلسٹی پوسٹ بل طرف بحث ... ۱۲ر
گاڑی ہر گھڑی کے ہمراہ ہوگی۔

المشتہر
ایچ ایم نذیر سید حسین منیجر حسینیہ دواخانہ لکھیمی پور اسماعیلیا

منافع نذر کتاب جناب شہید ثالث علیہ الرحمہ آگرہ

کحل الجواہر موتی اور جواہرات کا بنا ہوا سرمہ کحل الجواہر کمزوری نگاہ دھند تاریکی چشم پڑوال دھند غبار فنا ذیزل جالا۔ رو ہا۔ ناخونہ سرخی چشم دکم نظر آنے اور آنکھوں سے پانی جاری رہنے میں بیحد فائدہ کرتا اور چشمہ چھڑاتا ہے قیمت فی شیشی عہ سلائی مفت

اکسیر تلی ـ جاڑا بخار ملیریا بخار ورم جگر و طحال کا جانی دشمن ہے۔ مایوس العلاج مریضوں کو پہلی خوراک میں فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ اور تین شیشی میں کامل صحت۔ فی شیشی عہ ر

سفوف اکسیر پیٹ اور آنتوں کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ ہر وقت گھر میں رہنا چاہیے فی بوتل ۱۲ر محصول جسقدر لئے طلب کیجئے۔

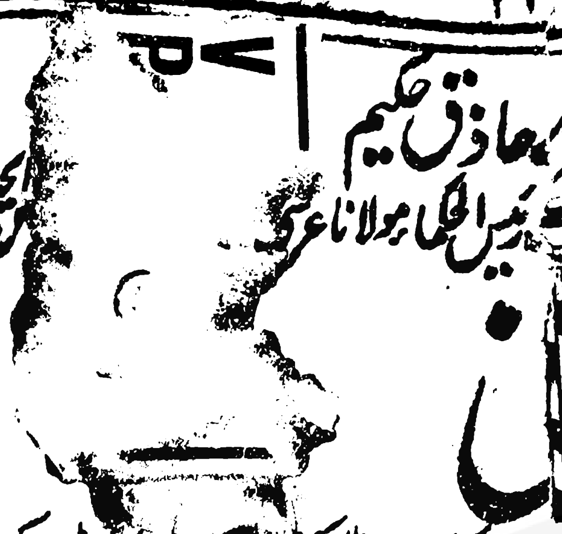
ملنے کا پتہ
حکیم سید نھنے نواب بیت الشفا گیا دہلی

برات کی طیاری دولہا غائب

جب دولہا کی برات کا وقت آیا دولہا فرار ہو کر میرے پاس آیا چونکہ دولہا نامرد تھا میں نے ایک شیشی روغن اسلامیہ کی دی جس کے دو دفعہ استعمال کرنے سے دولہا شادی کے قابل ہوگیا۔ یہ طلاء جملہ امراض کجی نامردی لاغری کمزوری سستی کو تین یوم میں دفع کر دیتا ہے مگر اکیس یوم بلا کسی پرہیز کے استعمال کیا جاتا ہے جب نامرد اس سے تین یوم میں مرد ہو جاتا ہے تو اگر اچھا آدمی استعمال کرے تو کیا دل ہو اگرچہ کوئی بھی نامرد ہو تین یوم میں مرد ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی کلاں ۴ر

اسم اعظم کی انگشتری سے ۲۵ منٹ میں ہمزاد اگر قبضہ میں کرنا ہو تو ایکدفعہ آزمائیے مدیفرما سے مہر اور روشنا ہے نگینہ انگشتری چاندی کی ہوگی۔

ملنے کا پتہ انصاری بک ڈپو پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور



شیعیانِ حیدر کرار کے لئے حاذق حکیم

رئیس الحکما مولانا عرشی

دلیل المتعہ

مسند صدر المفسرین فخر المحققین سرکار شریعتمدار علامہ جناب شمس العلماء السید علی الحائری صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان) اس کا مضمون نام ہی سے ظاہر ہے۔ یہ ایک معرکتہ الآرا فیصلہ کن رسالہ ہیج آنہ مسئلہ متعہ کے متعلق ہر پہلو سے عقلاً و نقلاً بحث [illegible]

[illegible] جگر کی کامل اصلاح کرنیوالی [illegible] کو جڑ سے کھو دینے والی [illegible] کو روکنے والی لیکن آہستہ آہستہ قبض کو کھولنے والی بھوک بڑھا کر خواہش کیساتھ پوری غذا کھانے کی صلاحیت پیدا کر دینے والی نفخ باد گولہ درد شکم قراقر وغیرہ کو چٹکیوں میں ہوا کر دینے والی ثقیل سے ثقیل غذا کو جلد ہضم کر دینے والی ہیضہ کی متلی کو بالخاصہ روکنے والی۔ معدہ اور جگر کی ساری شکایتیں رفع کر کے قوت ہاضمہ کو درست اور باقی رکھنے والی ہضم صحیح کیساتھ خون صالح پیدا کر کے اعضائے رئیسہ میں خاص طاقت پیدا کر کے قوت مردانگی کی ابھارنے والی عورتوں کے ایام کی بے قاعدگی کو ٹھیک کر کے باقاعدہ بنانیوالی۔ ہر عمر، ہر مزاج والے کو ہر فصل میں موافق آنیوالی بچوں لڑکوں جوانوں بوڑھوں عورتوں اور مردوں کی تندرستی کی ضامن اور کامیاب دوا ہے جو اپنے اکسیری فوائد اور عجائب تاثیرات کیوجہ سے ہر کنبہ والے گھر اور طبقہ ذکور و اناث میں پورا پورا لازم ہوتی جا رہی ہے۔ خوش مزہ ایسی ہے کہ بچے تک شوق سے مانگ کر کھا لیتے ہیں۔ عورتیں بے حد پسند کرنے لگی ہیں مرد سفر و حضر میں اس کو اپنے ساتھ رکھنے لگے ہیں۔ اطبا مریضوں کو ہدایت کرنے لگے ہیں کہ کمونی کا استعمال کرو جو بیں الگ مشہور ہے۔ دیہات کے کمعیت والے زمیندار درجنوں منگا کر رکھنے لگے ہیں اور غریبوں کو مفت دیتے ہیں اگر آپ کا دل چاہے تو امتحاناً ہی سہی ایکمرتبہ منگائیے اور تندرستی کا لطف اٹھائیے قیمت فی شیشی صرف چار آنہ ہے چونکہ ایک سے چار شیشیوں تک کا محصول ڈاک یکساں ہے۔ اس لئے چار شیشی سے کم منگانے میں آپ کا خسارہ ہے۔

مولانا عرشی کا حکم

اگر کسی بندہ خدا کو اولاد نہ ہوتی ہو یا ہو کر زندہ نہ رہتی ہو یا کسی نادان نے اپنے ہی ہاتھوں اپنا ناس کر لیا ہو اور کسی طرح اچھا نہ ہوتا ہو یا پرانی پیچش ہو یا کوئی ایسی بیماری ہو جس کا علاج کرتے کرتے آپ تھک گئے ہوں تو براست اللہ کا نام لیکر بنارس چلا آئے اور علاج کرے یا کسی وجہ سے آنا دشوار ہو تو مراسلات کے ذریعہ سے رجوع کرے مشکلکشا کے صدقہ میں مشکل آسان ہوگی۔ ہر خط کے [illegible] جواب کے لئے ٹکٹ ضرور آئے۔

۱۰۰ المشتہر

الف اے ہاشمی حفیظ گنج بازار بنارس سٹی

برکاش سٹیم پریس لاہور میں باہتمام ایم۔ ایم عبد اللہ پرنٹر و پبلشر چھپا اور دفتر الحافظ کوچہ قاضی خانہ لاہور